عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوّت

انٹرنیشنل

جلد ۴ - شمارہ ۳۴

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

قادیانیوں کا کردار
تاریخ کے آئینے میں

ایک عبرتناک خواب

چند حقائق
چند دلائل

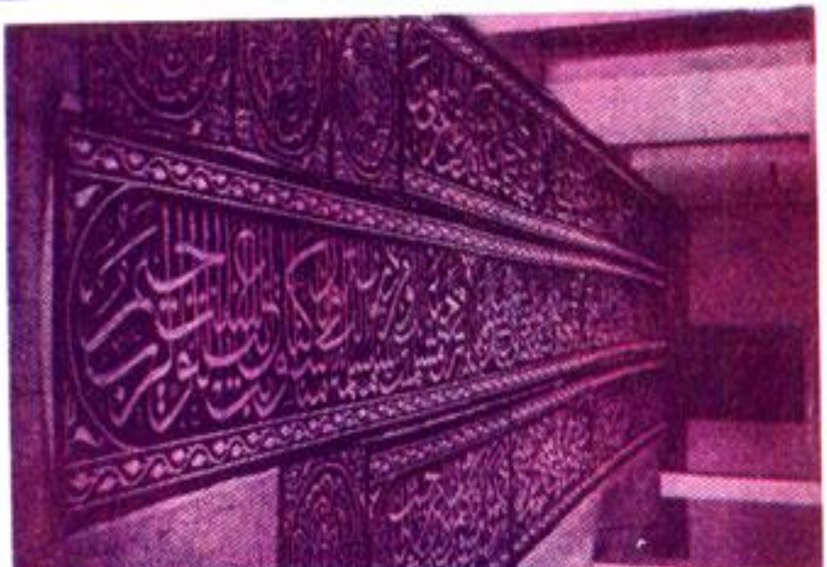

غلافِ کعبہ پر سونے کی تاروں سے خطاطی کا ایک نمونہ

حیات ونزولِ حضرت عیسیٰؑ کی چند حکمتیں

تار کا پتہ
شاہین کراچی

ٹیلیکس
۲۷۱۹

پاک شاہین کنٹینر سروس لمیٹڈ

الحمد للہ پاکستان میں یہ پہلا کنٹینر ٹرمینل ہے جو نجی کاروباری شعبے
میں قائم ہوا ہے ملک کی درآمدات و برآمدات نہایت عمدہ
کارکردگی کے ساتھ بذریعہ کنٹینر حمل و نقل ہوتے ہیں، جہاز ران کمپنیاں
اور تاجر ہماری خدمات حاصل کریں۔ کسٹم اور کراچی
پورٹ ٹرسٹ کی تمام سہولتیں حاصل
ہیں

فون : ۲۷۱۸۴۲، ۲۷۱۸۹۴، ۲۷۱۸۴۰

پاک شاہین
کنٹینر سروس لمیٹڈ

پلاٹ نمبر ۲۴/۲۷ ٹمبر پونڈ کیماڑی کراچی

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

جلد ۴ شمارہ ۳۴

۲۶ جمادی الاول تا ۲ جمادی الآخر ۱۴۰۶ھ

بمطابق

۷ تا ۱۳ فروری ۱۹۸۶ء

مجلس مشاورت

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن	پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف	برما
حضرت مولانا محمد یونس	بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان	متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں	جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا	برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم	کنیڈا
حضرت مولانا سعید الرّگار	فرانس

زیرسرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت

محمد عبدالستار واحدی، امجد محمود

بدلِ اشتراک

سالانہ /۱۰۰ روپے — ششماہی /۵۵ روپے

سہ ماہی /۳۰ روپے — فی پرچہ /۲ روپے

رابطۂ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۱۹۶۱

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف جتوئی	پشاور	نورالحق نور
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ/ہزارہ	سید منظور احمد آسی
لاہور	ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد	کوئٹہ	نذیر تونسوی
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
ملتان	عطاء الرحمان	کشمیر	ایم عبدالواحد
بہاولپور	ذبیح فاروقی	سکھر	ایچ غلام محمد
لیہ/کروڑ	حافظ خلیل احمد	ٹنڈو آدم	حماد اللہ عرف ولی اللہ

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا	آفتاب احمد	ناروے	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشس	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

بدلِ اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب، کویت، اومان، شارجہ، دوبئی،	۲۱۰ روپے
اُردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۳۴۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

جرمنی سے چار ہزار قادیانی گوریلے پاکستان آکر کہاں گم ہوگئے ہیں: مولانا احمد میاں حمادی

عراق کے ایٹمی ری ایکٹر کی تباہی میں ڈاکٹر عبدالسلام ملوث ہے؛ مولانا جمال اللہ الحسینی؛

کنری پاک: گذشتہ دنوں مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن اور مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان صوبہ سندھ کے کنوینر حضرت مولانا احمد میاں حمادی اور فاتح ربوہ ثانی کنری جناب مولانا جمال اللہ الحسینی نے کنری کا ہنگامی دورہ کیا اور قادیانی دہشت پسند جماعت کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں سے یہاں کے روز بروز بگڑتے ہوئے حالات کا جائزہ لیا اور اپنی تشویش کا اظہار کیا۔ ارباب حکام کی توجہ اس جانب مبذول کرانے کے لئے بعد نماز عشاء بخاری مسجد میں ایک طوفانی شعلہ بیان خطاب فرمایا۔ اپنے خطاب میں حمادی صاحب نے کہا کہ قادیانی ہم مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے نت نئے حربے آزما رہے ہیں کبھی سندھی پنجابی کا چکر چلایا اور کبھی مختلف مکاتب فکر مسلمانوں کے درمیان لڑانے کی کوشش کی ہے مگر خدا کا شکر ہے کہ یہاں کے مسلمانوں نے انتہائی صبر اور تحمل کا مظاہرہ کیا اور ملک دشمن عناصر کی سازش سے دور رہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ قادیانی دولت، عورت اور شراب کے سہارے جاتے ہی مسلمان آفیسران کو جاری راہ میں روڑے اٹکانے کا ذریعہ بنا رہے ہیں مگر وہ اس کوشش میں کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ انہوں نے فرمایا قادیانیوں نے ملک کا امن وامان خراب کرنے کے لئے ملک میں تھنڈر گروپ کے نام سے ظالمانہ کارروائیاں کیں انہوں نے کہا کہ آخر مغربی جرمنی سے چار ہزار گوریلا تربیت یافتہ قادیانی پاکستان آکر کہاں گم ہوگئے ہیں۔ یہ تمام کارروائیاں یہی قادیانی گوریلے کر رہے ہیں۔ انہوں نے کنری سمیت پورے صوبہ سندھ میں قادیانیوں کی ارتدادی تبلیغی کارروائیوں، اشتعال انگیز پمفلٹ اور جابر گھوڑے کی کیمپوں کے ذریعے امن وامان کو خراب کرنے اور اس پر حکومت کی مکمل خاموشی پر سخت احتجاج کیا اور مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو آرڈیننس پر عملدرآمد کے لئے مجبور کریں ورنہ مسلمان اس بات کے حقدار ہوں گے کہ ان مرتدوں اور گائے کھانے کی اولاد کو ٹھیک کریں۔

مولانا جمال اللہ الحسینی نے بھی اس عظیم اجتماع سے خطاب کیا اور قادیانی اور یہودیوں کے ایجنٹ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی پاکستان آمد اور اس کی سرکاری پذیرائی پر حکومت کی مذمت کی اور کہا کہ ڈاکٹر سلام قادیانی امریکہ، اسرائیل، برطانیہ، انڈیا سمیت تمام یہودی ممالک کا وفادار ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی برادر ملک عراق کے ایٹمی ری ایکٹر کی تباہی میں ڈاکٹر عبدالسلام خود ملوث ہے انہوں نے کہا کہ قادیانی دہشت گردوں اور غنڈوں کی پارٹی ہے جس کا مقصد ملک میں امن وامان کی صورتحال خراب کرنا اور عوام کو حکومت سے بدظن کرنا ہے تاکہ روس، انڈیا اور اسرائیل کے حملے کے موقع پر عوام حکومت کا ساتھ نہ دیں مگر ہم ان کی اس شیطانی چال کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

اس کے علاوہ یہ دہشت پسند پارٹی مسلمانوں میں نفاق پیدا کرنے کی مذموم کوشش کر رہی ہے اس کیلئے انہوں نے اپنی تجوریوں کے منہ کھولے ہوئے ہیں۔

اس سے قبل جناب حمادی صاحب اور جمال اللہ الحسینی نے تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کی ایک ہنگامی میٹنگ میں شرکت کی، حمادی صاحب نے نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے انہیں صبر کے ساتھ کام کرنے کی تلقین کی اور اس کے قیام پر اپنی بے انتہا خوشی کا اظہار کیا اور خراج تحسین پیش کیا اور مکمل حمایت کی یقین دہانی کرائی اور ہر قسم کی امداد کی پیشکش کی۔ یوتھ فورس کے صدر عبدالغفار مغل نے ساتھیوں سمیت بزرگوں کے زیر سایہ چلنے اور کام کرنے کا عزم کیا۔

قادیانی رہنما کی اسرائیلی صدر سے ملاقات کی تصویر نے قادیانی فرقے سے صہیونیوں کے تعلقات

کا بھانڈا پھوڑ دیا؛ یہ فرقہ عالم اسلام کا دشمن ہے؛ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ کا بیان

کوئٹہ: مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ حاجی محمد فیروز نے ایک بیان میں کہا کہ اسرائیلی اخبار یروشلم پوسٹ میں ایک تصویر شائع ہوئی ہے جس کو بہت سی قومی اخبارات نے نقل کرکے شائع کیا ہے۔ تصویر میں دکھایا گیا ہے کہ اسرائیل میں [illegible] والے قادیانی سربراہ شیخ شریف امینی نے قادیانی سربراہ شیخ محمد حمید کا اسرائیلی صدر سے تعارف کرا رہے ہیں۔ شیخ شریف قادیانیوں کو اسرائیل میں مکمل آزادی دینے پر اسرائیل کی تعریف کر رہے ہیں۔ حاجی تاج محمد فیروز نے کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت چالیس سال سے اعلان کر رہی ہے کہ قادیانی ملک وملت کے دشمن ہیں۔ عالم اسلام میں اسرائیل کے لئے جاسوسی کرتے ہیں اور اسرائیل کی فوج میں کم سے کم پانچ سو قادیانی شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس تصویر سے قادیانیوں کے اسرائیل سے تعلق کا اندازہ ہوتا ہے اور اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ وہ عالم اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں۔ حاجی تاج محمد فیروز نے کہا کہ اسرائیل عالم اسلام کا ازلی دشمن ہے اس نے مسلمانوں کے قبلہ اول بیت المقدس پر قبضہ کیا ہوا ہے مسلمانوں کو وہاں نماز پڑھنے تک کی اجازت نہیں ہے لیکن قادیانیوں کا مشن قائم ہے حتیٰ کہ اسرائیلی صدر ان کے مشن کے سربراہ سے ملاقات کر رہا ہے گویا سفارتی اسناد کے کاغذات وصول کر رہا ہے۔ حاجی تاج محمد فیروز نے کہا کہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اسرائیلی فضائیہ میں قادیانی پائلٹ موجود ہیں جنہوں نے عراق کے ایٹمی پلانٹ پر حملہ کرکے تباہ کیا پاکستان میں ۱۹۷۴ء کو جب عوام کی منتخب حکومت نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تو قادیانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام ملک سے احتجاجاً

چلے گئے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ایٹمی پلانٹ کو محفوظ رکھنے کے لئے ان کو ایٹمی پلانٹ سے علیحدہ رکھے اور اہم کلیدی عہدوں سے ہٹائے۔ اس قسم کا خدشہ پاکستان کے عظیم سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر بھی ظاہر کر چکے ہیں۔

گستاخِ رسول کو سزا دی جائے

جمعیۃ المدرسین صوبہ سندھ کا وزیر تعلیم سے مطالبہ

مملکت خداداد پاکستان کے آئین کے مطابق قادیانی جماعت خارج از اسلام اور قادیانیوں کو اقلیت قرار دے کر ان کی نشر و اشاعت اور تبلیغ پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ اس کے باوجود محکمہ تعلیم سب ڈویژن لانڈھی کورنگی کا ایجوکیشن سپروائزر محمد دین افسران بالا کی موجودگی میں علی الاعلان قادیانیت کا پرچار کرتا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین آمیز الفاظ استعمال کرتا ہے۔

۱۲ جنوری ۱۹۸۶ء کو گورنمنٹ پرائمری اسکول نمبر ۲، کے ایریا کورنگی کے جلسہ عید میلاد النبیؐ میں محمد دین نے اپنی تقریر میں ہندو عقیدے کے مطابق رسول پاکؐ کے لئے "جگت گرو" کے القاب استعمال کئے اور یہ دعویٰ کیا کہ ہندوستان میں بھی نبی پیدا ہوئے ہیں مگر قرآن میں ان کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ ستم بالائے ستم یہ کہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر اطہر علی خان نے اس کی مذمت کرنے کی بجائے اس بے دین کی تقریر کو محققانہ اور بصیرت افروز قرار دے کر اپنی خباثت اور رسول دشمنی کا ثبوت دیا ہے جس سے معلّمین و معلمات میں نہایت غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے، ہر شخص محمد دین جیسے جاہل اور اطہر علی خان جیسے ابوجہل کی مذمت کر رہا ہے محمد دین "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن اور دین کا باغی ہے اور ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر اطہر علی خان اس کا حامی ہے

ہم وزیر تعلیم صوبہ سندھ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فوراً اس واقعہ کی تحقیقات کر کے رسول پاکؐ کے ان گستاخوں کی زبان کو لگام دیں اور محکمہ تعلیم کو ان گندے عناصر سے پاک کریں۔ ورنہ رسول کریمؐ کے جان نثار ان گستاخوں کی زبان گُدی سے کھینچ لیں گے۔ اور اپنے آقا و مولیٰ اور شافع محشر رحمۃ للعالمین کی شان کے تحفظ کے لئے اپنی جانوں کی بازی لگا دیں گے۔ بقول صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کے "اب کسی شخص نے اسلام کے خلاف بات کی تو لوگ اسے سر عام جوتے ماریں گے"

ہم وزیر تعلیم کو یہ بتانا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ یہ بے دین "دین محمد" "دیندار انجمن" کا سرگرم رکن ہے جو قادیانیت کی ایک شاخ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کا بانی "صدیق دیندار" غلام احمد قادیانی کا چیلہ تھا۔ دکن ہندوستان کا یہ جھوٹا نبی اپنے حلقے میں "چن بسویشور" "شنکر" پرماتما، مامور وقت، یوسف موعود، مہدی آخر الزمان، مصلح موعود، مثیل موسیٰ، قاضی محشر کہلاتا تھا پاکستان میں ان کا مرکزی دفتر ۱۱۶، این ایریا کورنگی ۲½ پر ہے۔

برصغیر کے اکابرین نے خارج از اسلام قرار دیا، اور ان کے عقائد باطلہ کے رد میں کتابیں لکھی ہیں اور بعض نے ٹریکٹ کی صورت میں لٹریچر پمفلٹ لکھا ہے۔

جمعیت المدرسین صوبہ سندھ وزیر تعلیم سے مطالبہ کرتی ہے کہ گستاخ رسول محمد دین اور اس کے حامی دشمن امام حسین رضی اللہ عنہ اطہر علی خان کو فوراً معطل کر کے ان کے خلاف کارروائی کریں تاکہ فضا خوشگوار اور تعلیمی ماحول پُرسکون رہ سکتا ہے ورنہ اس کے نتائج کی تمام تر ذمہ داری وزارت تعلیم پر ہوگی۔

نبی سرروڈ میں ایک قادیانی کا قبول اسلام

مورخہ ۲۲-۱-۸۶ کو ایک شخص عبدالغفور ولد غلام محمد شیخ نے خطیب و امام جامع مسجد نبی سرروڈ جناب حاجی محمد اسماعیل صاحب کے دست مبارک پر قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔ عبدالغفور صاحب نے کہا کہ قادیانیت ایک خود ساختہ مذہب ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں میں ایک عرصے سے اس خود ساختہ مذہب کے لئے دل میں نفرت کرتا تھا چونکہ میرے والد صاحب بھی کچھ عرصہ پہلے اسلام قبول کر چکے ہیں لہٰذا میں بھی اسلام [illegible]

مولانا احمد یار باری اور قاری شبیر احمد کی گرفتاری اور رہائی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا اللہ وسایا، مولانا خدا بخش، مولانا احمد یار باری، قاری شبیر احمد عثمان کے خلاف پولیس اسٹیشن نے جامع مسجد محمدیہ ربوہ ریلوے اسٹیشن میں آٹھویں سالانہ سیرت کانفرنس سے تقریر کرنے کے الزام میں زیر دفعہ ۱۸۸ ت پ پرچہ درج کر لیا ہے، مولانا احمد یار باری اور قاری شبیر احمد عثمان کو ربوہ پولیس نے گرفتار کر کے جوڈیشل حوالات چنیوٹ بھیج دیا جبکہ مولانا خدا بخش اور مولانا اللہ وسایا نے قبل از گرفتاری ضمانت کرائی۔ بعد میں ۲۱ دسمبر کو مولانا احمد یار باری اور قاری شبیر احمد عثمان کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔

مولانا بلال مظاہری کی برطانیہ سے آمد

مولانا بلال مظاہری جو حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ کے آخری خلیفہ ہیں آج کل پاکستان کے دورے پر تشریف لائے ہیں۔ کراچی کے بعد وہ لاہور، اسلام آباد، پنڈی، پشاور اور ملک کے دوسرے شہروں کا بھی دورہ کریں گے۔ علماء کرام سے ملاقاتیں کریں گے اور مدارس عربیہ میں حاضری دیں گے۔

مولانا بلال مظاہری آج کل برطانیہ میں حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ کے قائم کردہ دارالعلوم بری میں مدرس ہیں جو مسلمانان برطانیہ کا واحد دینی ادارہ ہے اور اس کے مہتمم حضرت شیخ الحدیث کے خلیفہ اجل حضرت مولانا محمد یوسف متالا ہیں اس کے علاوہ مولانا موصوف بری شہر میں ایک مسجد کے خطیب بھی ہیں۔

مولانا موصوف پاکستان کا دورہ ختم کر کے بھارت جائیں گے جہاں وہ سہارنپور اور دیوبند اور دہلی میں بھی مختلف جامعات میں حاضری دیں گے۔

حکومت مسلمان سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر کے مشوروں پر عمل کرے: مولوی فقیر محمد

فیصل آباد: مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی غیر مسلموں کو تمام کلیدی آسامیوں سے فوری طور پر علیحدہ کیا جائے اور قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام کو ٹیلیویژن کی خبروں میں پاکستانی مسلمان کہنے پر متعلقہ لوگوں کیخلاف امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت کارروائی کی جائے انہوں نے کہا کہ ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان میں مرزائیوں کی کل تعداد ایک لاکھ چار ہزار ۲۴۴ تھی جس کے مطابق سرکاری ملازمتوں میں ان کا کوٹہ مقرر کیا جائے اور فالتو سرکاری ملازمین کو فارغ کیا جائے اس کے علاوہ جو قادیانی ریٹائر ہو چکے ہیں اور ان کو دوبارہ ٹھیکہ پر ملازم رکھا گیا ہے کو بھی بلا تاخیر الگ کیا جائے انہوں نے کہا کہ قادیانی ملک کے تمام سرکاری اہم عہدوں پر فائز ہیں جس کی وجہ سے امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عملدرآمد نہیں ہونے دیتے اور ماتحت ملازمین بے بس ہو جاتے ہیں جس کے سدباب کیلئے ضروری ہے کہ ان قادیانیوں سے جلد نجات حاصل کی جائے اس ضمن میں فوج، تعلیم، واپڈا، مرکزی اور صوبائی حکومتوں اور خود مختار اداروں میں قادیانیوں کی ایک بڑی کھیپ موجود ہے جس کے باعث قادیانی آئے روز دہشت گردی کرتے رہتے ہیں اور جارحانہ سرگرمیوں کی وجہ سے ملک میں امن وامان کا مسئلہ پیدا کر دیتے ہیں انہوں نے کہا کہ اٹامک انرجی کمیشن سے تمام قادیانیوں کو باہر نکالا جائے۔ اسی طرح ایئر فورس میں کسی قادیانی کو پائلٹ نہ رکھا جائے اور گراؤنڈ پر بھی قادیانی ملازمین کو نہ آنے دیا جائے۔ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے قائم کردہ ایٹمی تحقیقی مرکز جنیوا میں شمولیت نہ کی جائے بلکہ مسلمان سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر کے مشورہ پر عمل کیا جائے اور دوسرے مسلمان ممالک کو بھی یہودیوں کے ایجنٹ سلام کے مرکز میں شامل نہیں ہونا چاہیئے جو عالم اسلام میں جاسوسی کا کام سرانجام دے رہا ہے۔

اسٹیل ٹاؤن جاگ اٹھا

عبدالرحمٰن یعقوب باوا،

عنوان پڑھ کر لوگ سوچیں گے کہ یہ اسٹیل ٹاؤن کیا ہے۔ کیا وہاں تمام مکانات مکمل لوہے کے بنے ہیں! کراچی والے تو اس شہر کو جانتے ہیں لیکن اندرون ملک اور بیرون ملک کے قارئین جاننا چاہیں گے کہ اسٹیل ٹاؤن کیا ہے؟

"اسٹیل ٹاؤن" اس آبادی کا نام ہے جو اسٹیل ملز میں کام کرنے والوں کے لیے بسائی گئی ہے۔ اسٹیل ٹاؤن میں مقیم مسلمانوں میں اپنے مذہب کے بارے میں "اسٹیل" در بار جیسی پختگی آگئی ہے۔ اس وجہ سے پورا ملک اسٹیل ٹاؤن کے مسلمانوں کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

اسٹیل ٹاؤن کے کچھ قادیانیوں نے یہ سمجھ کر کہ میدان خالی ہے اپنی سرگرمیاں بڑی کارستانی سے جاری رکھتے ہوئے ایک قادیانی مردے کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنا دیا۔ قبرستان میں مردہ دفن ہونا تھا کہ مسلمانوں کے جذبات میں آگ بھڑک اٹھی پھر وہاں جو کچھ ہوا وہ آپ گذشتہ شمارے میں پڑھ چکے ہیں۔

بات اسٹیل ٹاؤن کی چل رہی تھی۔ پاکستان کا سب سے بڑا صنعتی ادارہ اسٹیل ملز جو روس کے تعاون سے تیار ہوا ہے کراچی شہر سے تقریباً ۴۰ کلومیٹر دور نیشنل ہائی وے پر جو کہ کراچی اور ٹھٹھہ کو ملاتا ہے، واقع ہے تقریباً ۱۸ ہزار چھ سو ایکڑ رقبہ پر پھیلا ہوا ہے اور اسی کے ایک حصہ پر "اسٹیل ٹاؤن" بھی بسایا گیا۔

ہم نے بھی کبھی اسٹیل ملز یا اسٹیل ٹاؤن نہیں دیکھا تھا لیکن جب سے قادیانیوں نے اپنا مردہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا پھر انہوں نے نکالا اس وقت سے ہمارا بھی وہاں مسلسل جانا ہو رہا ہے۔ اب تو الحمدللہ وہاں کے مسلمان عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے اسٹیل ٹاؤن میں مجلس تحفظ ختم نبوت بھی قائم کر رہے ہیں۔

قادیانیوں نے مسلمانوں کے قبرستان میں اپنا مردہ دفن کر کے بہت بڑی غلطی کی ہے ان کی اس غلطی نے مسلمانوں میں بیداری کی لہر پیدا کر دی۔ دراصل ہمیشہ قادیانیوں کی اپنی ہی غلطیاں ان کی تباہی کا باعث بنتی ہیں ۱۹۷۴ء میں ربوہ ریلوے اسٹیشن مسلمان طلبہ پر حملہ کرنے کا نتیجہ کیا نکلا؟ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا اور پھر مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا اسلم قریشی کو انہوں نے اغوا کیا — اس کا نتیجہ انہوں نے دیکھ لیا کہ قادیانی آرڈیننس کا نفاذ اور پھر مرزا طاہر کا فرار کیا اب بھی قادیانی اسی طرح مسلسل غلطیاں کرتے رہیں گے۔ اس کا جواب تو یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو نیست ونابود کرنا چاہتا ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ ان شاء اللہ ان کی تباہی کے دن نزدیک ہیں اور ان سے غلطیاں برابر سرزد ہوتی رہیں گی۔

"اسٹیل ٹاؤن" اب جاگ اٹھا ہے۔ ان میں زبردست بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ انہوں نے عزم کر رکھا ہے کہ ہر قیمت پر ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تحفظ کریں گے۔ اگر اس مسئلے کے لیے جان کی قربانی کی ضرورت پڑی تو انہوں نے اعلان کیا ہے کہ جان کی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ اسٹیل ٹاؤن کے مسلمانوں کی یہ جدوجہد شرعی اور آئینی ہے۔ اس لئے کہ قادیانی شرعی اور قانونی دونوں لحاظ سے کافر ہیں اور قادیانی آرڈیننس نے ان پر مزید پابندیاں لگا دی ہیں۔ اب اسٹیل مل کی انتظامیہ اور سرکاری مشنری دونوں کا فرض ہے کہ قادیانیوں سے قانون

کی پابندی کروائیں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کی اسٹیل ٹاؤن میں سرگرمیاں جاری ہیں جس طرح سارے ملک میں بلکہ پوری دنیا میں ہماری جماعت سرگرم عمل ہے۔ اگر کسی نے رکاوٹ … تو رکاوٹ پیدا کرنے والے خود مٹ جائیں گے۔

۱۹۳۵ء میں کیا ہوا۔ اس وقت کی فوج نے ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کرنے والے نوجوانوں پر گولیاں برسائیں ۱۰ ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ کیا وہ تحریک دب گئی۔ نہیں بلکہ اس میں مزید شدت آگئی۔ ختم نبوت کے پروانوں نے ہار نہیں مانی۔ قادیانیت کا محاسبہ جاری رہا۔ بالآخر ۱۹۷۴ء میں قادیانی غیرمسلم قرار دیئے گئے اور ۱۹۸۴ء میں ان کو مزید ذلت اٹھانا پڑی۔

ہم سب کا عزم ہے یہ جہاد انشاء اللہ جاری رہے گا۔ اور پوری دنیا میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیت کا تعاقب جاری رکھے گی۔ ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک قادیانی فتنہ کا خاتمہ نہیں ہوجاتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

کمشنر بہاولپور اور دوسرے افسران کو مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی کی درخواست

بہاولپور (نمائندہ ختم نبوت) مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی مبلغ بہاولپور نے کمشنر اور اے سی ہارون آباد و چشتیاں کو ایک درخواست بھیجی ہے جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ مختلف چکوک کا دورہ کرنے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ مرزائی مارشل لاء ختم ہونے کے بعد کوئی خاص پروگرام بنا رہے ہیں اور افسوسناک امر یہ ہے کہ انتظامیہ خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے اور سی آئی ڈی کے رپورٹر بھی سوئے ہوئے معلوم ہوتے ہیں یا مرزائیوں کی طرف سے ہدیہ و تحائف اپنی فرض منصبی کو پہنچانے میں مانع ہیں اگر قانون نافذ کرنے والے ادارے مجرموں کے پشت پناہ بن جائیں تو ملک عزیز کا خدا حافظ ہے آنجناب سے گذارش ہے کہ ضلعی انتظامیہ کا سربراہ ہونے کی حیثیت سے قادیانیوں کو لگام دیں اور ہارون آباد و چشتیاں کی انتظامیہ کو آرڈر کریں کہ ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ بصورت دیگر نقض امن عامہ کا زبردست اندیشہ ہے جس کی تمام تر ذمہ داری انتظامیہ پر عائد ہوگی

ریاض قمر قادیانی وکیل کی امت مسلمہ کو دھمکی

بہاولپور (نمائندہ ختم نبوت) مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے فاضل مبلغ مولانا محمد طفیل ارشد صاحب کی معیت میں ضلع بہاولنگر کے مختلف چکوک کا تبلیغی دورہ کیا۔ جہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ قادیانی اعلانیہ طور پر اذانیں دے رہے ہیں۔ اور لاؤڈ سپیکر پر اشتعال انگیز تقاریر کرتے ہیں۔ مثلاً چک نمبر ۹۲/R۴ میں ریاض قمر نامی مرزائی وکیل نے جمعہ سے قبل تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جو ہمیں ایک مرتبہ کافر کہے گا۔ ہم اسے ہزار مرتبہ کافر کہیں گے۔ جو ہمارے مسیح موعود کی طرف انگلی اٹھائے گا ہم اسے کاٹ دیں گے۔ جو بری آنکھ سے دیکھے گا ہم اس کی آنکھ کو نکال دیں گے۔ اور اس نے یہ بھی کہا کہ مولوی اسلم قریشی اور ساہیوال کے دو آدمی حرام موت مرے ہیں۔ یہ تقریر صحن مسجد میں بیٹھے ہوئے کئی آدمیوں نے سنی جنہیں بوقت ضرورت پیش کیا جاسکتا ہے۔ چک نمبر ۱۲/1R میں جمعہ سے قبل اذان دی گئی جبکہ آئین پاکستان کی رو سے مرزائی اذان نہیں دے سکتے۔ اور چک نمبر ۴۹ مرادیں میں انہوں نے ضلعی سطح کا جلسہ کیا جو اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ مرزائی پورے ملک میں بالعموم اور بہاولپور ڈویژن میں بالخصوص کوئی کھیل کھیلنا چاہتے ہیں۔ یہ سب کچھ رانا محمد خان نامی ایک مرزائی وکیل کی سرپرستی میں ہو رہا ہے

رانا محمد خان انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ ضلع کچہری بہاولنگر میں اپنے سینے پر کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر آئین پاکستان اور صدارتی آرڈی ننس (امتناع قادیانیت) کی دھجیاں بکھیر رہا ہے اس سلسلہ میں ہماری جماعت بہاولنگر کے احباب انتظامیہ کو کئی مرتبہ متوجہ کرچکے ہیں لیکن نتیجہ خاموشی ہے

اسی سلسلہ میں اے سی ہارون آباد اے سی چشتیاں کمشنر بہاولپور کو درخواست پیش کردی گئی ہے۔

گجرات میں یوم احتجاج

گجرات (نمائندہ ختم نبوت) مجلس عمل ضلع گجرات کی اپیل پر شہر گجرات کی تمام بڑی بڑی مساجد میں جمعہ کے دن احتجاج کیا گیا کہ محمد اسلم قریشی کو اغوا ہوئے تقریباً تین سال ہوچکے ہیں۔ لیکن حکومت ابھی تک مجرموں کو گرفتار کرنے میں ناکام رہی ہے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

(۱) اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش ارتداد کی شرعی سزا کو قانون کا درجہ دیا جائے۔

(۲) قادیانی جماعت کو اسلام و ملک دشمنی کے باعث خلاف قانون قرار دیا جائے۔

(۳) انجمن احمدیہ کی جائیداد کو بحق سرکار ضبط کیا جائے۔

(۴) قادیانیوں کو فوج و سول کی کلیدی آسامیوں سے برطرف کیا جائے۔

(۵) قادیانی عبادت گاہوں کی ہیئت مساجد سے مختلف کی جائے۔

(۶) امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مکمل عملدرآمد کرایا جائے کہ یہ حکومت کا قانونی و اخلاقی فرض ہے

کلمہ طیبہ کا بیج لگانے پر ایک قادیانی کو سزا

ٹوبہ ٹیک سنگھ (ختم نبوت نیوز) ریذیڈنٹ مجسٹریٹ ملک مشتاق احمد باسط نے گوجرہ کے ایک ۲۵ سالہ قادیانی منیر احمد عابد کو اپنے سینہ پر کلمہ طیبہ کا بیج لگانے کی بنا پر ایک سال قید سخت کی سزا دی ہے۔ مذکورہ قادیانی کے خلاف گذشتہ سال جنوری میں گوجرہ سٹی پولیس نے کلمہ طیبہ کا بیج لگانے کے الزام میں زیر دفعہ ۲۹۸ ت ب مقدمہ درج کیا تھا۔

صدائے ختمِ نبوت

اس زہریلے سانپ کو کب تک پالتے رہیں گے

اسلامی کانفرنس کی تنظیم نے امت مسلمہ پر ایک بہت بڑا خطرناک زہریلا سانپ مسلط کر رکھا ہے۔ جس کا کام مسلمانوں کے ایمان کو ڈسنا ہے۔ اور انہیں مرتد بنانا ہے۔ وہ ہے یہودیو کا نوبل انعام یافتہ، متعصب کٹر قادیانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام۔ اسلامی کانفرنس نے اسے نہ صرف "اسلامی سائنس فاونڈیشن" کا سربراہ بنایا بلکہ اسے پانچ کروڑ ڈالر بھی دے دیے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا مطالبہ تو یہ تھا کہ اتنی رقم کافی نہیں ایک ارب ڈالر درکار ہے ان کو یہ رقم، اسلامی ملکوں ایک سائنس کی ترقی کے لئے دی ہے۔ کہا جاتا ہے وہ ہر اسلامی ملک میں سائنس فاونڈیشن قائم کریں گے۔

ہمارا خیال ہے اسلامی کانفرنس نے انہیں یہ عہدہ دے کر سنگین غلطی کی ہے۔ اس لیے کہ ان کا تعلق قادیانی گروہ سے ہے جو پوری امت کے نزدیک کافر مرتد ہے ابھی حال ہی میں اسلا کانفرنس کی ہی ایک ذیلی تنظیم "اسلامی فقہ اکیڈمی" جس میں ۳۷ ممالک کے علماء شامل ہیں فتویٰ دیا ہے کہ قادیانیوں کے دونوں گروپ کافر مرتد ہیں۔ اب ہمیں یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ اس کے باوجود ابھی تک ان کو کیوں بدستور اس عہدہ پر رکھا گیا ہے۔ کیا اسلامی کانفرنس کی تنظیم میں کسی کافر مرتد کو بھی عہدہ دیا جاسکتا ہے؟ نہ معلوم کن کے مشورے سے ان کو یہ عہدہ دیا گیا ہے۔ حالانکہ مسلم ملکوں میں اس سے بہت اچھے چوٹی کے سائنسدان موجود ہیں۔

یہ زہریلا سانپ جو ہم پر مسلط ہے نہ معلوم اسلامی ملکوں میں کیا کیا کارنامے انجام دے گا۔ ہمارا دعویٰ تو یہ ہے وہ سائنس کی ترقی کے بجائے اپنے زہر کو یعنی قادیانی مذہب کو پھیلا پر زیادہ توجہ دے گا۔ عالم اسلام کو اس پر غور کرنا چاہیے۔

معاصر عزیز ہفت روزہ چٹان لاہور نے اپنے ایک گذشتہ شمارے میں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے بارے میں ایک رپورٹ شائع کر کے 'عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' کو اپنی ذمہ داری یاد دلائی ہے کہ وہ اس مسئلے کو بین الاقوامی سطح پر اٹھائے۔ یقیناً یہ مسئلہ پوری امت کے لئے غور طلب ہے۔ ہم اس سے غافل نہیں ہیں ہم نے اپنی ذمہ داریوں کو الحمد اللہ پورا کیا ہے اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر بات پریس میں آئے۔

قادیانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کا مسئلہ اگر حکومت پاکستان چاہے تو منٹوں میں حل ہو سکتا ہے۔ اور ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو ۵ کروڑ ڈالر اگر دے دیئے گئے ہوں تو ان سے واپسی بھی کوئی مشکل نہیں۔ اسلامی کانفرنس کے موجودہ جنرل سیکرٹری جناب شریف الدین پیرزادہ ہیں۔ ہم صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق اور جناب شریف الدین پیرزادہ سے درخواست کریں گے اگر وہ کروڑوں مسلمانوں کے ایمان کو بچانا چاہتے ہیں تو عالم اسلام کے سربراہوں پر ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی حقیقت کو دو ٹوک الفاظ میں واضح کر دیں کہ ان کا تعلق قادیانی گروہ سے اور سیاسی طور پر اسلام دشمن طاقتوں کے آلہ کار ہیں، خصوصاً اسرائیل کے ایجنٹ ہیں۔ ہم حکومت سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو کیوں برداشت کیا جار ہا ہے؟ کیا جب عالم اسلام میں یہ اپنا زہر پھیلا دے گا اور مسلم ملکوں کی جڑوں کو کھوکھلا کر دے گا۔ اس وقت ہوش آئے گا۔

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی پچھلے دنوں پاکستان آئے اور انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں زبان عربی کے خلاف جو باتیں کی ہیں وہ انتہائی تکلیف دہ اور قابل مذمت ہیں۔ عربی قرآن کی زبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اہل جنت کی زبان ہے کوئی بھی مسلمان عربی زبان کے خلاف بات سننے کو تیار نہیں۔ انہوں نے اپنے بیان میں عربی اصطلاحات کو "غیر مانوس" قرار د قادیانیوں کو عربی زبان سے کیسے محبت ہو سکتی ہے اس لئے کہ "رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں ایک جعلی نبی پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے پاکستان کی یونیورسٹیو کو "مردہ" قرار دیا۔ یہ تو حکومت یا یونیورسٹیوں کے ذمہ دار حضرات ہی بتا سکیں گے کہ کہاں تک ان کی باتیں درست ہیں۔ پاکستانی یونیورسٹیوں کو "مردہ" قرار دینے والوں نے یہ نہیں سوچا کہ کسی

زمانہ میں سائنسی امور کے سیاہ و سپید کے مالک بنے تھے اور سابقہ دور حکومت میں "مشیر سائنس" بنے بیٹھے تھے۔ منصوبہ بندی یہ کرتے تھے، نظام یہ چلاتے تھے، ظاہر ہے جس طرح انہوں نے نظام چلایا ہوگا تو اس سے ہماری یونیورسٹیاں "مردہ" نہیں ہونگی تو کیا ہونگی۔ قادیانی گروہ کب پاکستان کو پھلتا پھولتا اور ترقی ہوتا ہوا دیکھ سکتے ہیں۔ وہ تو پورے پاکستان کو مردہ دیکھنا چاہتے اس لئے یہ تو قادیانی ایمانیات کا جزہے کہ کوشش کریں گے کہ پاکستان ختم ہو جائے۔

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی یہ بھی جانتے ہیں کہ پاکستان میں بسنے والے مسلمان انہیں کافر و مرتد سمجھتے ہیں بھلا وہ پاکستان کی سائنسی ترقی میں کس طرح مدد دے سکتے ہیں۔ ہماری حکومت کو قطعاً ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی پر بھروسہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ جبکہ ہمارے پاس ڈاکٹر عبدالقدیر جیسے مایہ ناز سائنسدان موجود ہیں۔ ملک کو ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی سے کیا فائدہ پہنچا! سب سے بڑا فائدہ اسرائیل کو حاصل ہوا جو کسی نہ کسی طرح مسلمان ممالک میں خصوصاً پاکستان میں اپنے جاسوسی کے جال کو مضبوط کرنا چاہتا ہے۔ انہیں جو نوبل انعام کے ذریعہ جو کچھ ملا وہ بھی انہوں نے جھنگ کے اسی اسکول کو دیا جہاں انہوں نے تعلیم حاصل کی۔ اور یہ رقم ان لڑکوں کو دی جائے گی جو سائنس میں آگے بڑھنا چاہتے ہوں گے ظاہر ہے یہ وظیفہ ان مسلمان لڑکوں کو ہرگز نہیں مل سکتا جو ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو کافر و مرتد سمجھتے ہوں۔ یہ تو صرف قادیانی طلبا و طالبات کے لئے ہی ہوگا یا یہ رقم ان مسلمان طلبہ میں دی جائے گی جو قادیانی بننے کے لئے تیار ہوں گے۔

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ ڈھاکہ روانہ ہوگئے اور پھر یہ بھی پتہ چلا کہ مختلف ملکوں کا دورہ کریں گے ان میں بھارت بھی شامل ہے۔ گذشتہ ایک عرصے سے ان کا یہ پراسرار دورہ جاری ہے۔ سنا ہے کہ پہلے مختلف مسلم ملکوں کا بھی دورہ کر چکے ہیں۔ یہ معلوم ہونا چاہیے کہ کس کے اشارہ پر یہ دورہ کر رہے ہیں۔ سائنس تو محض بہانہ ہے سائنس کو وہ بطور رشوت استعمال کر رہے ہیں۔ جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے یہ دورہ قادیانی سربراہ مرزا طاہر کے اشارے پر ہو رہا ہے۔ مسلم ملکوں کا دورہ، قادیانیت کے لئے راہ ہموار کرنا اور یہ کہا گیا کہ قادیانیوں کے بارے میں "جو غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں ان کو دور کرنا" خصوصاً پاکستان پر دباؤ ڈالنا کہ وہ ۸۴ء کا نافذ کردہ قادیانی آرڈیننس منسوخ کرے اور اپنے آپ کو مظلوم ظاہر کرنا ہے اور اب بھارت ایسے موقع پر جا رہے ہیں جبکہ پاکستان سے خوشگوار تعلقات پیدا ہونے شروع ہوئے۔ اسرائیل اور قادیانی یہ نہیں چاہتے کہ پاک بھارت تعلقات اچھے رہیں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی یقیناً اس تعلقات پر اثر انداز ہوں گے۔ حکومت پاکستان کو ان کی حرکتوں پر نظر رکھنی چاہیے۔

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی جب دہلی جائیں گے تو عین ممکن ہے وہ قادیان بھی جائیں گے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ دہلی جائیں لیکن قادیان نہ جائیں اس لئے کہ قادیان ان کے لئے مقدس جگہ ہے جہاں "قادیانی نبی" مرزا قادیانی دفن ہے۔ ویسے بھی قادیان کا درجہ قادیانیوں کے نزدیک (نعوذ باللہ) مکہ مکرمہ کے برابر ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ان کا موجودہ دورہ کیا کیا رنگ دکھاتا ہے۔

مرزائی نبوت اور اسکی ذریت کے خلاف چند حکومتی اور عدالتی فیصلے

مولانا سید ظفر احمد آسی مانسہرہ

خداوند قدوس کا بھی عجیب نظام ہے کہ اس کے کچھ فیصلے تکوینی ہوتے ہیں اور ان کا وقت مقرر ہوتا ہے اس سے پہلے ان کے لیے حالات پیدا فرماتے ہیں۔ مرزا قادیانی کو انگریز نے نبی بنایا تو علمائے حق نے اس کا تعاقب اس دور سے تصنیف و تالیف کے ذریعہ بھی کیا اور مقدمات کے ذریعہ سے بھی شروع کیا۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے خلاف مولانا کرم الدین صاحب دبیر (والد ماجد حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال) نے ۱۹۰۲ء میں گورداسپور کی عدالت میں مرزا قادیانی اور حکیم فضل دین بھیروی کے خلاف مقدمہ دائر کیا۔ جس کا فیصلہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۳ء کو ہوا۔ جس میں مرزا قادیانی کو پانچ سو روپیہ جرمانہ یا چھ ماہ قید اور حکیم فضل دین کو دو سو روپیہ جرمانہ یا پانچ ماہ قید کی سزا کا حکم سنایا۔

اس کے بعد ۱۹۲۶ء کو بہاولپور کی مسلمان عورت نے اپنے قادیانی خاوند کے خلاف دعوی دائر کیا اور جس کے لیے حضرت انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے تگ و دو فرمائی۔ دیوبند سے بہاولپور تشریف لائے اور ۲۵ دن قیام کیا اور تین دن تک مسلسل اپنا بیان قلمبند کروایا۔ جو ساٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔ شاہ صاحبؒ اس وقت نہایت کمزور اور بیمار تھے اور پیرانہ سالی کا زمانہ تھا۔ اپنے شاگردوں سے فرمایا کہ اگر میری زندگی میں فیصلہ ہوگیا تو مجھے پتہ چل جائے گا۔ اور فوت ہو گیا تو میری قبر پہ آکر فیصلہ کا متن سنا دینا۔ چنانچہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس جہان فانی سے ۱۹۳۳ء میں کوچ فرما گئے اور یہ فیصلہ ۷ فروری ۱۹۳۵ء کو مسلمان عورت کے حق میں ہو گیا۔ جو ایک

باقی ص ۲۷ پر

خصائل نبوی ﷺ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گزر اوقات کا ذکر!

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوریؒ

حدثنا عمر بن اسمٰعیل بن مجالد بن سعید حدثنی ابی عن بیان حدثنی قیس بن ابی حازم قال سمعت سعد بن ابی وقاص یقول انی لاول رجل اھراق دما فی سبیل اللہ وانی لاول رجل رمی بسھم فی سبیل اللہ لقد رایتنی اغزو فی العصابۃ من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ما ناکل الا ورق الشجر والحبلۃ حتی تقرحت اشداقنا حتی ان احدنا لیضع کما تضع الشاۃ والبعیر واصبحت بنو اسد یعزروننی فی الدین لقد خبت اذا وضل عملی۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ امت محمدیہ میں سب سے پہلا شخص جس نے کافر کا خون بہایا وہ میں ہی ہوں۔ اور ایسے ہی وہ پہلا شخص جس نے جہاد میں تیر پھینکا وہ میں ہوں۔ ہم لوگ (یعنی صحابہ کی جماعت ابتدائے اسلام میں) ایسی حالت میں جہاد کیا کرتے تھے کہ ہمارے پاس کھانے کی کوئی چیز نہیں تھی درختوں کے پتے اور کیکر کی پھلیاں ہم لوگ کھایا کرتے تھے جس کی وجہ سے منہ کے جبڑے زخمی ہو گئے تھے اور پتے کھانے کی وجہ سے پاخانہ میں بھی اونٹ اور بکری کی طرح مینگنیاں نکلا کرتی تھیں۔ اس کے بعد بھی قبیلہ بنو اسد کے لوگ اسلام کے بارے میں مجھے دھمکاتے ہیں اگر میری دین سے ناواقفیت کا بھی حال ہے جیسا یہ لوگ بتاتے ہیں تو خسر الدنیا والآخرۃ۔ دنیا اس تنگی وعسرت میں گئی اور دین کی یہ حالت کہ نماز سے بھی واقفیت نہ ہوئی۔

فائدہ اس حدیث میں چونکہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کو صرف اس وقت کی تنگی دکھلانا مقصود تھی۔ اس لیے اس تمام قصہ کو مختصر کر دیا کہ مقصود صرف یہ بتانا تھا کہ تنگی اور عسرت کی وجہ سے مجاہدین کو غذا بھی نہ ملتی تھی یا اسلامی فوج درختوں کے پتے کھا کر جہاد کرتی تھی لیکن حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں اپنے کارنامے اور اپنی مساعی جمیلہ اور قدیم الاسلام ہونا بیان کیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں کوفہ کے امیر تھے۔ کوفہ کے کچھ لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی بہت سی شکایات کیں حتی کہ یہ بھی شکایت کی کہ یہ نماز تک بھی اچھی طرح سے نہیں پڑھتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بلایا اور بلا کر ارشاد فرمایا کہ لوگ تمہاری بہت سی شکایات کرتے ہیں۔ حتی کہ نماز تک کی بھی شکایت کرتے ہیں۔ اس پر انہوں نے اپنی صفائی میں اپنا قدیم الاسلام ہونا اسلام کے بارے میں مشقتوں کا برداشت کرنا وغیرہ بیان کر کے عرض کیا کہ اس پر یہ لوگ مجھے نماز پر دھمکیاں دیتے ہیں۔ میں نے جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا اس سے ذرا بھی کوتاہی نہیں کرتا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ کوفہ میں دو آدمی بھیجے کہ وہاں گشت کر کے ان کے متعلق شکایات کی تحقیق کر کے آئیں۔ انہوں نے کوئی مسجد کوفہ کی ایسی نہیں چھوڑی جس میں جا کر نمازیوں سے حالات کی تحقیق نہ کی ہو۔ سب نے ان کی تعریف کی البتہ ایک شخص نے یہ کہا کہ جب قسم دے کر پوچھتے ہو تو سچ سچ بتاؤں کہ سعد رضی اللہ عنہ جہاد کے لیے نہیں نکلتے گویا اپنی جان پیاری ہے، دوسرے یہ کہ تقسیم میں مساوات اور برابری نہیں کرتے اور فیصلہ میں انصاف نہیں کرتے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تین شکایات کی ہیں اس پہ تین بددعائیں کرتا ہوں ہر ایک کے مناسب اے اللہ اگر یہ شخص جھوٹا ہے محض شہرت اور دنیا کو دکھلانے کی غرض سے کھڑا ہوا ہے کہ بڑے آدمی پر تنقید کرنے سے شہرت ہوا کرتی ہے تو اس کی عمر بڑھا دے اور فقر وفاقہ میں اضافہ کر اور فتنوں میں مبتلا فرما۔ اس کے بعد دیکھنے والا اپنا مشاہدہ بیان کرتا ہے کہ میں نے اس شخص کو دیکھا کہ بڑھاپے کی وجہ سے پلکیں آنکھوں پر گر گئی تھیں اور فقیر ہو گیا تھا گلی کوچوں میں لڑکیوں کو چھیڑتا تھا اور کوئی پوچھتا کہ یہ کیا حال ہو گیا تو کہتا کہ سعد رضی اللہ عنہ کی بددعا لگ گئی۔ اللھم انا نعوذ بک من غضبک وغضب رسولک وغضب اولیائک۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں اپنے تقدم کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ میں سب سے پہلا شخص ہوں جس نے کسی کافر کا خون گرایا۔ یہ ہجرت سے قبل کا واقعہ ہے کہ مکہ میں لوگ نہایت پریشان اور مصائب میں مبتلا تھے۔ کفار سے چھپ کر نماز وغیرہ عبادات کیا کرتے تھے ایک مرتبہ چند حضرات جن میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ایک گھاٹی میں نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ مشرکین کی ایک جماعت وہاں پہنچ گئی ان لوگوں کو برا بھلا کہا اور لڑائی پر اتر آئی تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اونٹ کا ایک جبڑا وہاں پڑا تھا اس کو اٹھا کر ایک کافر کے مارا جس سے اس کے خون جاری ہو گیا۔ یہی مراد ہے اللہ کے راستہ میں سب سے پہلے خون گرانے سے۔ دوسرا یہ کہ میں سب سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کے راستہ میں تیر چلایا۔ یہ ہجرت کے بعد سنہ ۱ھ کا واقعہ ہے اور اسلام میں سب سے پہلا سریہ ہے

باقی صفحہ ۲۶ پر

رمز شناس رسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

صلح حدیبیہ سے متعلق حضرت عمر فاروقؓ نے کہا کہ میں نے سرور عالمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ اللہ کے سچے رسول ہیں؟ سرکار نے فرمایا ہاں! ہوں۔ پھر میں نے کہا کیا ہم حق پر نہیں! اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں! آپ نے فرمایا ہاں ہیں۔ پھر میں نے عرض کیا تو ہم اپنے دین کے بارے میں اب ذلت کیوں گوارا کریں۔ یعنی جب کہ ہم حق اور سچائی پر قائم ہیں تو وہ صلح جو مصلحتاً کر لی گئی ہے اُسے برقرار کیوں رکھیں۔ اس پر سرکار دو عالمؐ کا ارشاد ہوا میں اللہ کا رسول ہوں اور اس کی نافرمانی نہیں کرتا وہ ہماری مدد کرنے والا ہے اور انجام کار ہمیں غلبہ دے گا پھر میں نے کہا آپ نے ہم سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم عنقریب بیت اللہ آئیں گے اور اس کا طواف کریں گے اس پر سرکارؐ نے فرمایا ہاں لیکن کیا میں نے تم سے یہ کہا تھا کہ ہم اسی سال آئیں گے! میں نے عرض کیا جی نہیں۔ اس پر سرور عالمؐ نے ارشاد فرمایا تم یقیناً یہاں آؤ گے اور بیت اللہ کا طواف کرو گے۔ اس کے بعد میں نے صدیق اکبرؓ کے پاس آکر کہا کہ سرور عالمؐ کیا اللہ کے سچے رسول نہیں ہیں! انہوں نے جواب دیا بیشک ہیں میں نے کہا کیا ہم حق و راستی پر اور ہمارے دشمن گمراہی اور باطل پر نہیں ہیں انہوں نے فرمایا کیوں نہیں میں نے پھر کہا تو اس وقت جب کہ ہم راستی پر ہیں اور مخالف ناحق پر تو دین کے بارے میں اس صلح کو برقرار رکھ کر ذلت کیوں اختیار کریں! جس پر صدیق اکبرؓ نے جواباً کہا۔ اے مرد خدا بے شک سرور عالمؐ بلا شک و شبہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور کبھی بھی اللہ تبارک و تعالیٰ کے احکام کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کا مددگار ہے اور ان کو غلبہ دینے والا ہے۔ بس تم ان کے احکام کی سختی سے تعمیل کرتے رہو کیونکہ اللہ کی قسم وہ راستی اور حق پر گامزن ہیں پھر میں نے اور دریافت کیا کہ کیا انہوں نے ہم سے یہ نہیں کہا تھا کہ ہم بیت اللہ آکر اس کا طواف کریں گے جس پر صدیق اکبرؓ نے جواب دیا کہ سرکار دو عالمؐ نے کیا یہ بھی فرمایا تھا کہ تم اسی سال بیت اللہ آؤ گے اور اس کا طواف کرو گے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے اس جرأت دریافت کے تدارک کے لئے بہت سے نیک و صالح اعمال کئے۔ جس کو بخاری اور ابوداؤد نے بیان کیا ہے۔ سیدنا صدیق اکبرؓ کا جواب لفظ بہ لفظ بالکل رسالتمآب کے جواب کے برابر پایا جانا بالعموم لوگوں کی عادتوں کے خلاف ہے اس لئے یہ بھی آپ کی کرامت تصور کی گئی امر واقعہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی نیک نیتی اور برکت کا طفیل تھا بلکہ درحقیقت آپ کی کرامت تھی کہ اپنی کرامتوں اور خرق العادت کاموں کو دوسروں پر واضح الفاظ میں بیان نہیں فرماتے تھے بلکہ خود کو ادنیٰ بندہ کہتے اور اکثر اوقات اپنے اقوال و کردار سے کرامتوں کا اظہار فرماتے تاکہ تمام لوگ اسلام کے حلقہ بگوش ہو جائیں۔

(حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رح)

اے سی چنیوٹ کی عجیب منطق!

ربوہ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام امسال منعقد ہونے والی سیرۃ النبیؐ کانفرنس کو چنیوٹ کے اے سی نے یہ کہہ کر اجازت دینے سے انکار کر دیا کہ چونکہ ربوہ میں قادیانی اجتماعات پر پابندی عاید ہے اس لئے آپ بھی اجتماع نہیں کر سکتے۔ اس سلسلے میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کے علاوہ ملک کے دینی حلقوں نے اے سی چنیوٹ کی اس حرکت کی مذمت کی اور کہا کہ اے سی چنیوٹ کی یہ عجیب منطق ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ ربوہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین نے بھی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے اے سی سے اپنی ملاقات میں یہ واضح کیا کہ قادیانی اجتماعات پر پابندی لگا کر حکومت نے اچھا اقدام کیا ہے لیکن سیرۃ النبیؐ کا یہ جلسہ گذشتہ ۸ سال سے برابر منعقد ہو رہا ہے اور یہ اجتماع حضور علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے عنوان پر ہوگا اس پر پابندی لگا کر آپ ہمیں قادیانیوں کے صف میں کھڑا نہ کریں لیکن اس وضاحت کے باوجود اے سی چنیوٹ نے پابندی لگا دی۔

خطیب ربوہ مولانا خدا بخش اور خاتیب ربوہ قاری شبیر احمد عثمانی نے سیرۃ النبیؐ کے جلسہ پر پابندی کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل ہوا اور یہاں اہل اسلام کے جلسوں پر پابندی لگا کر موجودہ حکومت جو نفاذ اسلام کی داعی ہے بدنام کیا ہے انہوں نے مطالبہ کیا موجودہ اے سی چنیوٹ کو فوری طور پر تبدیل کیا جائے۔ الغرض ان پابندیوں کے باوجود جلسہ شان و شوکت سے ہوا جلسہ قرآن پاک کی تلاوت سے شروع ہوا۔ جلسہ سے مولانا حق چار یاری نے سیرۃ النبیؐ کے موضوع پر خطاب کیا۔ خطیب ربوہ مولانا خدا بخش نے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی طرف سے مرتب شدہ قرارداد پڑھی۔ مولانا اللہ وسایا نے حیات عیسیٰؑ پر مدلل خطاب فرمایا۔

ابوہاجر کے قلم سے

ایک عیب

جو وحدت کی بجائے افتراق اور دشمنی کا موجب ہے

غلط تربیت کے نتیجہ میں یا بے ترتیبی کی وجہ سے بعض افراد یا طبقات جماعتوں اور اداروں اور قوموں میں ایک کمزوری یہ پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ دوسرے کی تعریف پر ایسا ردعمل ظاہر کرتے ہیں۔ جو اپنی برائی سن کر پیدا ہو سکتا ہے اعلیٰ ظرفی کا تقاضا تو یہ ہے کہ اپنی ذات پر تنقید سن کر ناگواری پیدا نہ ہو بلکہ اپنے محاسبہ کا خیال پیدا ہو اور اگر وہ عیوب واقعی اپنے اندر موجود ہوں تو ان پر ندامت ہو اور ان کو دور کرنے کی فکر کی جائے اپنے اوپر تنقید یا کسی کوتاہی کا شکوہ سن کر غصہ یا ناراضگی کا اظہار کسی شخص کے تاثر کو بدل نہیں سکتا۔ اس کے برعکس بعض اوقات نامناسب ردعمل سے اور زیادہ عیوب کی اشاعت ہوتی ہے۔ اور ناگواری خود عیب کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ بلند اخلاق لوگ یا وہ افراد جو اپنی اصلاح کی فکر میں رہتے ہیں کسی دوسرے سے اپنے عیوب سن کر مشکور ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ اس شخص نے ان کو ان کے عیوب سے باخبر کیا اور اصلاح کا موقع فراہم کیا۔ ایک مشہور مقولہ ہے "رحم اللہ عبداً اھدیٰ الی عیوبی" یہ حقیقتاً اعلیٰ اخلاقی معیار ہے اور اسلامی ورع کے مطابق ہے۔

اخلاقی تربیت کی کمی کی وجہ سے بعض وقت یہ ذہن بن جاتا ہے کہ دوسرے کی تعریف بھی ناگوار ہوتی ہے جو بجائے اپنی تنقید، ایسے لوگ کسی دوسرے کی تعریف سن کر ایسا ردعمل ظاہر کرتے ہیں جیسا ، برائی سن کر پیدا ہو سکتا ہے گویا تعریف کرکے اس شخص میں ان خوبیوں کی نفی کر رہا ہے۔ اس صورت حال کا مشاہدہ عام مجالس میں اکثر ہوتا ہے کسی کی تعریف شروع کر دیجئے تو اس مجلس میں کوئی نہ کوئی فرد معاندانہ یا منکرانہ موقف اختیار کرے گا بہت احتیاط کرے گا تو یہ کہے گا کہ یہ خوبیاں واقعی قابل تعریف ہیں لیکن فلاں فلاں باتوں کی بھی اصلاح ضروری ہے اور اس کے بعد اس کے نقائص بیان کرنا شروع کر دے گا۔ اس طرح تعریف سے شروع ہونے والی گفتگو غیبت پر ختم ہو جائے گی۔ بعض اوقات ایک کی تعریف کئی افراد یا جماعتوں اور اداروں کی تنقیص کا سبب بن جاتی ہے بجائے موجودہ عہد میں یہ عیب افراد کی طرح جماعتوں اور اداروں میں پوری طرح پایا جاتا ہے۔ اس کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کوئی شخص یا ادارہ نقائص سے محفوظ نظر نہیں آتا اور اس کا سبب اکثر خود غرضی نفسانیت یا عصبیت ہوتی ہے۔ اس طرح کے ردعمل سے دلوں کو جوڑنے یا وحدت پیدا کرنے کی بجائے افتراق اور دشمنی پیدا ہوتی ہے۔ خوش گمانی کی بجائے بدگمانی اور اعتماد کی بجائے بے اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ یہ ایک نفسیاتی کمزوری بھی ہے۔ بعض اوقات اس کا سبب تنگ مزاج یا احساس کمتری میں برتری حاصل کرنے کا بیجا جذبہ ہوتا ہے۔ یہ جذبہ افراد یا جماعتوں میں جب پیدا ہو جاتا ہے تو اس سے اجتماعی زندگی بڑی متاثر ہوتی ہے۔ اور علیحدگی پسندی کا رجحان بڑھتا ہے۔ مسلمانوں میں خاص طور سے اس وقت الگ الگ کام کرنے کا جو رجحان پیدا ہو گیا ہے، اس نے ملت کی طاقت کو مختلف گروہوں میں بانٹ کر کمزور کر دیا ہے۔ انفرادی مفادات کی وجہ سے بعض اوقات ایک ہی مقصد کے لئے کام کرنے والے مختلف گروہ متحارب گروہ بن جاتے ہیں اور پھر اپنی جماعت یا گروہ یا طریقہ کار سے ان کی وفاداری اتنی بڑھ جاتی ہے کہ اس کے آگے مقصد اصلی دب کر رہ جاتا ہے یا ثانوی حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔ اسی طرح معاشرہ یا قوم میں وسعت نظری جب تک پیدا نہیں ہوگی اور اعلیٰ مقصد کے لئے انفرادی مقاصد یا مفادات کو نظر انداز کرنے کا رجحان جب تک پیدا نہ ہوگا کسی بڑی وحدت کا تصور کرنا ناممکن ہے۔ اس وسعت نظری کو عام کرنے کیلئے سنجیدہ جدوجہد کی ضرورت ہے معاشرہ و افراد سے جناب اس لئے افراد کو اپنی زندگی میں ترجیح و تسامح پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ یہ ترجیح و تسامح اگر کسی شکل میں انفرادی اور اجتماعی زندگی میں پیدا ہو جائے، اپنی کمزوریوں کے علم سے ناگواری کی بجائے ندامت ہو اصلاح کا جذبہ ہو، دوسرے کی تعریف سے مسرت اور ان اچھی خوبیوں کے اختیار کرنے کا خیال پیدا ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک مقصد اور طرز زندگی کے لئے جدوجہد کرنے والوں کے ساتھ ہمدردی و تعاون اور برادرانہ سلوک کیا جائے۔ تو اس سے ذہنی اور نفسیاتی بعد کم ہوگا اور مختلف وحدتوں کے درمیان غیر شعوری طور پہ رابطہ قائم ہوگا۔

بقیہ : افضل ترین

پڑنے کی صورت میں ہم بینک سے جواب طلب کرتے جیسے صحابہ کرامؓ نے ہمیں ختم نبوتؐ کی جو قیمتی دولت سپرد کی تھی ہم اسے ڈاکہ زنی سے محفوظ نہ رکھ سکے۔ قیامت کے دن صحابہ کرامؓ ہمارا گریبان پکڑ کر ختم نبوت کی امانت کی حفاظت کے متعلق ہم سے جواب طلب کریں گے تو کیا ہم شرمندگی کے مارے اپنا سر اوپر اٹھا سکیں گے؟

افضل ترین اور بد ترین

از:- حافظ محمد الیاس بن عبدالغنی

تمام کتابوں میں سب سے افضل ترین کتاب آخری آسمانی کتاب "قرآن کریم" ہے اور سب سے بد ترین کتاب وہ ہے جسے آپ پڑھ کر آپ دین و مذہب سے گمراہ ہوں۔

تمام گھروں میں سب سے افضل ترین گھر "خانہ کعبہ" ہے۔ خانہ کعبہ کے بعد سب سے افضل ترین گھر وہ ہے جس گھر میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ بہتر سلوک کیا جاتا ہو سب سے بد ترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس پر ظلم کیا جاتا ہو۔

تمام صحابہ کرامؓ میں سب سے افضل ترین صحابی، امام الامت خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

تمام خواتین میں سب سے افضل ترین خاتون صدیقہ کائنات اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔

تمام شہروں میں سب سے افضل ترین شہر مکہ اور مدینہ ہیں اور سب سے بد ترین شہر وہ ہیں جن پر خدا کا عذاب نازل ہوا۔

تمام مہینوں میں سب سے افضل ترین مہینہ رمضان المبارک ہے۔

تمام دنوں میں سب سے افضل ترین دن جمعۃ المبارک ہے سب سے بد ترین دن وہ دن ہے جس دن آپ نیکی کا کوئی ایک کام نہ کریں۔

تمام شہیدوں میں سب سے افضل ترین شہید، "سید الشہداء" حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور سب سے بد ترین شہید وہ ہے جو محض ریاکاری اور شہرت کی خاطر شہید ہو۔

تمام فرشتوں میں سب سے افضل ترین فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں۔

تمام جوانوں میں سب سے افضل ترین نوجوان حضرت حسنؓ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ ان کے بعد سب سے افضل ترین وہ ہے جو جوانی میں خدا کی عبادت کرے تمام عبادتوں میں سب سے افضل ترین عبادت نماز ہے اور نمازوں میں سب سے افضل ترین نماز وہ ہے جو خانہ کعبہ یا مسجد نبویؐ میں ادا کی جائے اور اس کے بعد سب سے افضل ترین وہ نماز ہے جو اپنے وقت پر ادا کی جائے۔

تمام اعمال میں سب سے بہترین اور افضل ترین عمل دو مسلمانوں کے درمیان صلح کرانا اور صدقہ کرنا اور سب سے بد ترین عمل مسلمانوں کے درمیان فتنہ و فساد پھیلانا ہے تمام دولت میں سب سے افضل ترین دولت وہ ہے جس میں غریبوں کو بھی شامل کیا جائے۔ اور زکوٰۃ خیرات ادا کی جائے اور سب سے بد ترین دولت وہ ہے جس میں کسی مستحق کو شامل نہ کیا جائے۔

تمام راتوں میں سب سے افضل ترین رات شب قدر کی رات ہے اور سب سے بد ترین رات وہ ہے جو گناہوں میں لت پت گزاری جائے۔

تمام گھڑیوں میں سب سے افضل ترین گھڑی وہ ہے جو خدا کی عبادت یا مخلوق کی خدمت میں گزاری جائے اور سب سے بد ترین گھڑی وہ ہے جو خدا کی نافرمانی یا کسی کا دل دکھانے میں گزاری جائے۔

جس طرح وحدانیت خدا پر، حقانیت اسلام پر، رشد و ہدایت قرآن پر، صداقت صدیق اکبرؓ پر، عدالت فاروق اعظمؓ پر، سخاوت عثمان غنیؓ پر، شجاعت علی المرتضیٰؓ پر اور نبی سے اصلی محبت و چاہت صحابہ کرامؓ پر ختم ہو کر رہ گئی بالکل اسی طرح رسالت محسن انسانیت، آفتاب ہدایت، پیکر شرافت ختم المرتبت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو کر رہ گئی۔ تمام نبیوں اور پیغمبروں میں سب سے افضل ترین اور آخری نبی سردار الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اگر حضورؐ کے بعد کسی نبی کا آنا ممکن ہوتا تو خود محبوب خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق عمر فاروق اعظمؓ کو نبی کیوں نہ بنایا جاتا جن کا حضورؐ کو دیا جانے والا مشورہ پروردگار عالم کا حکم بن کر قرآنی آیت کی صورت میں نازل ہوتا تھا

تمام مخلوق میں سب سے بد ترین مخلوق شخص وہ مردود ہے جو جعلی نبوت کا لبادہ اوڑھ کر نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالے سب سے بد نصیب ہیں ہم لوگ کہ ہم اپنی دولت کروڑوں سے محفوظ رکھنے کے لئے بینک میں جمع کراتے ہیں اور یہ سوچ کر مطمئن ہو جاتے ہیں کہ اگر بالفرض بینک میں ہماری دولت پر ڈاکہ پڑا تو اس کی جوابدہی اور ذمہ داری بینک پر عائد ہوگی مگر افسوس کہ حضورؐ کی ختم نبوت کو ڈاکوؤں سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم نے آج تک ختم نبوت کی دولت کو اپنے ایمان کی گہرائیوں اور اپنے دل کے سیف ڈپازٹ میں محفوظ نہ کیا۔ اگر ختم نبوت کی محبت ہمارے ایمان میں رچی اور ہمارے دلوں میں بسی ہوتی تو آج پاکستان میں قادیانیت کا زہریلا پودا اپنی جڑیں اس قدر گہری اور مضبوط نہ پھیلا چکا ہوتا۔ بینک میں جمع شدہ اپنی دولت پر ڈاکہ

باقی صفحہ ۱۲ پر

آپ کے مسائل

کیا پتھر پہننا سنت ہے؟

وسیم الدین صدیقی حیدرآباد

سوال:۔ جناب یہ کہ ہم جو انگوٹھی وغیرہ پہنتے ہیں اور اس میں اپنے نام کے ستارے کے حساب سے پتھر لگواتے ہیں مثال کے طور پر عقیق، فیروزہ وغیرہ وغیرہ کیا یہ اسلام کی رو سے ہمارے لئے جائز ہے؟ اور کیا کوئی پتھر کا پہننا سنت بھی ہے؟

جواب:۔ پتھر انسان کی زندگی پر اثر انداز نہیں ہوتے۔ انسان کے اعمال اثر انداز ہوتے ہیں۔

گشتی (صدقہ)

سوال:۔ فرنٹیر کے دیہاتی علاقوں میں رسماتی روایات جاری ہیں۔ جن میں پڑھے لکھے لوگ بھی شامل ہیں۔ ہمارے گاؤں سے جو لوگ بیرونی ممالک میں مزدوری کرتے ہیں۔ یا نوکری واپسی پر چھٹی کے دوران ایک دو یا زائد گائے یا بیل صدقہ کرتے ہیں۔ مگر وہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے گشتی مانی تھی جو کر رہا ہوں (وادا صدقہ) اس کی تقسیم اس طرح ہوتی ہے کہ گوشت کو تین حصوں میں بانٹ دیا جاتا ہے۔ جس کے لئے کوئی پیمانہ یا اوزان نہیں ہوتا۔ اندازہ ہوتا ہے۔ ایک حصہ گھر کے لئے رکھ دیا جاتا ہے باقی دو کو اکٹھا ملا کر چھوٹا کاٹ لیتے ہیں۔ اور رشتہ داری میں ہر گھر میں فی کس پاؤ کلوگرام کے حساب سے دیتے ہیں۔ زیادہ قربت داروں کو بغیر حساب کے بھی دیا جاتا ہے۔ اس وقت جو غیر لوگ موجود ہوتے ہیں۔ انھیں صرف پاؤ کلوگرام کے حساب سے دیا جاتا ہے، باقی گوشت گھر کے لئے رکھ دیا جاتا ہے جبکہ گائے یا بیل کا چمڑہ سر اور اندرونی گوشت مثلاً دل، کلیجی، گردے، پھیپھڑے اور تھوڑا بہت دوسرا اچھا گوشت پہلے ہی سے گھر کے لئے رکھ دیا جاتا ہے۔ یہیں اختلاف ہے۔ اگر وہ صدقہ ہے تو اس کو گشتی کا نام کیوں دیا جاتا ہے پھر اگر صدقہ تصور کر کے دیا جاتا ہے۔ تو اس کا یہ طریقہ درست ہے خدا سے منظور کر لیتا ہے! آپ برائے مہربانی تفصیل سے جواب دیں۔

جواب:۔ "گشتی" کا مطلب تو میں سمجھا نہیں اگر یہ نذر ہوتی ہے تو پورے کا صدقہ کرنا ضروری ہے خود کھانا یا امیروں کو دینا جائز نہیں۔ اور اگر ویسے ہی صدقہ ہوتا ہے تو جتنا گوشت فقراء کو تقسیم کر دیا وہ صدقہ ہے اور جو گھر میں رکھ لیا وہ صدقہ نہیں۔ واللہ اعلم۔

اردو ترجمہ قرآن

نور حسین

سوال:۔ قرآن پاک کی تلاوت جب تک عربی میں نہ کی جائے ثواب نہیں ملتا۔ یعنی قرآن شریف کا صرف اردو زبان کا ہی ترجمہ پڑھ لینا ثواب کا مستحق نہیں بناتا آیا اس کا اطلاق احادیث کی تلاوت پر بھی ہوتا ہے یا نہیں۔ عربی زبان نہ جاننے والے صرف اردو ترجمہ پڑھ کر تھوڑے وقت میں بہت احادیث کی تلاوت کر لیتے ہیں۔

جواب:۔ اس کا اطلاق حدیث پر بھی ہوتا ہے، ترجمے سے حدیث کا ثواب نہیں ملے گا۔ ویسے دینی علم حاصل کرنے کا ثواب مل جائے گا۔ مگر اس میں اگر کوئی اشکال پیش آئے تو اس کا کیا حل ہوگا؟

ایک عجیب مسئلہ

ہم ایک لڑکی سے محبت کرتے ہیں۔ اتنی محبت کہ ہم نے روحانی طور پر اسے اپنی بیوی مان لیا ہے۔ اور کچھ عرصہ پہلے باقاعدہ قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنی بیوی مانا ہے اور اب والدین ہماری شادی کسی اور جگہ کرنے پر بضد ہیں والد صاحب تو فرماتے ہیں کہ اگر ہم نے ان کی مرضی سے شادی نہیں کی تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہم سے تعلق ختم کر کے ہمیں گھر سے نکال دیں گے آپ بتائیں کہ اب کیا کیا جائے کیونکہ والدین کو ہم چھوڑ نہیں سکتے۔ اور کسی اور سے شادی بھی نہیں کر سکتے کیونکہ قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کر باقاعدہ روحانی اور دل و دماغ نے اس لڑکی کو بیوی مانا ہے آپ بتائیے کہ کیا وہ لڑکی ایسا کرنے سے ہماری بیوی ہو گئی؟ اگر نہیں تو کیا ہمیں اور شادی کرتے وقت ہمیں اسے طلاق دینا ہوگی یا اس کی کوئی عدت وغیرہ کرنی ہوگی۔

جواب:۔ قرآن کریم پر ہاتھ رکھ کر بیوی ماننے سے بیوی نہیں ہو جاتی۔ اس لڑکی کا نکاح دوسری جگہ جائز ہے دونوں اپنی قسم ٹوٹنے کا کفارہ ادا کر دیں۔ واللہ اعلم

نکاح سے پہلے طلاق

اخلاق احمد کرشی

میرے ایک دوست نے ذہنی پریشانی کے سبب کئی بار یہ الفاظ کہہ دیئے۔

ہونے والی بیوی کو طلاق ہو جائے،، اور میں نے ہونے والی بیوی کو طلاق دی،، لیکن اس کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ اور ابھی اسے یہ بھی معلوم نہیں کہ اس کی شادی کس جگہ ہوگی۔ اور جب اُس نے یہ الفاظ کہے اُس وقت اس کے پاس کوئی بھی نہیں تھا تو کیا ایسی صورت میں طلاق ہو جائے گی؟

جواب:۔ ان الفاظ سے طلاق نہیں ہوتی۔ مگر ان صاحب کو ابھی سے طلاق کا شوق کیوں ہو رہا ہے! واللہ اعلم

طلاق کا مسئلہ

میرے بھائی کی شادی آج سے تقریباً ۱۲ ماہ قبل ہوئی تھی۔ لیکن بدقسمتی سے پہلی رات سے ہی اسکی بیوی نے حق ادا کرنے نہ دیا۔ اور یہ کہہ کر ٹالتی رہی کہ آج نہیں کل دس دن کے بعد اور مہینے کے بعد۔ اگر ہمارا بھائی زبردستی کرنے کی کوشش کرتا تو شور مچاتی۔ ہمارا بھائی چونکہ شریف آدمی ہے خاموشی سے تمام باتیں برداشت کرتا رہا آخرکار تقریباً شادی کے چار ماہ بعد یہ حقیقت کھل کر ہمارے سامنے آئی۔ لڑکی کو اس کے بھائی، باپ، ماں اور دوسرے رشتہ داروں نے بہت سمجھایا مگر اس نے ایک نہ سنی اور اپنی ضد پر قائم رہی۔ درمیان میں تقریباً ۵ ماہ مسلسل اپنے ماں باپ کے گھر رہی۔ اور ہمارے گھر آنے سے انکار کر دیا۔ آخرکار جب کوئی صورت نہ بنی تو ہمارے بھائی نے ایک طلاق دے دی۔ ایک طلاق کا بھی اس کے اوپر کوئی اثر نہ ہوا اور ہمارے گھر نہ آئی آخرکار ایک طلاق کے ۲ ماہ بعد بڑی مشکل سے ہمارے گھر آئی۔ لیکن پھر بھی اس نے حق ادا نہ کرنے دیا۔ آخر مجبور ہو کر پہلی طلاق کے تین ماہ بعد ہمارے بھائی نے اُس کو دوسری طلاق بھی دے دی اور ماں باپ اُسکو اپنے گھر لے گئے۔ مولانا صاحب اب معلوم آپ سے یہ کرنا ہے کہ۔

(۱) جو زیورات ہم نے اس کو دیئے تھے وہ ہم کو واپس لینے ہیں یا نہیں۔

(۲) اور جو اس کا جہیز ہے وہ ہم کو واپس کرنا ہے یا نہیں

(۳) تیسری بات یہ ہے کہ جہیز میں کچھ جوڑے ایسے لے جو کچھ رشتے داروں کے لئے دیئے تھے وہ ہم نے ان کو دے دیئے۔ وہ جوڑے تو ہم واپس نہیں کر سکتے۔

چوتھی بات یہ کہ لڑکی والے اب بضد ہیں کہ تین طلاق دو جبکہ ہمارے بھائی کا کہنا ہے کہ دو طلاقیں ہی کافی ہیں۔

اور اگر بضد ہیں تو ایک ماہ بعد تیسری طلاق بھی دے دوں گا۔ کیونکہ دوبارہ رجوع کی نیت نہیں ہے

برائے مہربانی جتنا جلدی ہو سکے جواب دے دیں

عدت کے بارے میں بھی مولانا صاحب آپ سے معلوم کرنا ہے لڑکی عدت ہمارے گھر کرے گی یا اپنے گھر اور اگر وہ اپنے گھر کرتی ہے تو ہمیں اُسکا خرچہ وغیرہ بھی دینا پڑے گا یا نہیں۔ عدت تین طلاقوں کے بعد کی ہوتی ہے یا دو طلاقوں کے بعد۔

جواب:۔ لڑکی اگر عدت آپ کے گھر میں کرے تو خرچ آپ کے ذمہ ہے ورنہ نہیں۔ جہیز جو والدین نے دیا ہے وہ ان کو واپس کر دیا جائے۔ ورنہ دے سکتے ہیں، اس کا فیصلہ دو چار شریف آدمیوں کو بٹھا کر کر لیا جائے واللہ اعلم

قادیانی اسلام دشمن طاقتوں کے لیے جاسوسی کا کام انجام دیتے ہیں: قاضی اللہ یار

کنری (نمائندہ ختم نبوت) مناظر اسلام اور مرکزی مبلغ حضرت مولانا قاضی اللہ یار خان جب اپنے دو ہفتے کے دورہ پر کنری تشریف لائے تو انہوں نے اپنے قیام کے دوران بہت سے قریبی علاقوں کے بھی طوفانی دورے کئے۔ انہوں نے جمعوں کے خطاب سے یوم احتجاج کی قراردادیں منظور کرائیں اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں سے جائز و ناجائز ہر قسم کا اسلحہ فوراً ضبط کیا جائے کیونکہ قادیانی پارٹی دہشت گردوں کا ٹولہ ہے یہودیت کے آلہ کار ہیں بڑوں کے ایجنٹ ہیں۔ قادیانیت اسلام اور مسلمانوں کے لئے کینسر ہے۔ قادیانیت استعماری طاقتوں کے آلہ کار ہیں۔ قادیانیت پارٹی سے تعلق رکھنے والے تمام سرکاری ملازمین امریکہ، برطانیہ، روس، بھارت فرانس، اسرائیل کے لیے جاسوسی کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ اس لئے انہیں تمام سرکاری شعبوں سے علیحدہ کیا جائے۔ انہوں نے اسلم قریشی کیس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس قتل میں جھگڑا طاہر قادیانی شامل ہے انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ طاہر جھگڑے کو انٹرپول کے ذریعے برطانیہ سے فوری گرفتار کر کے پاکستان واپس لایا جائے اور اسلم قریشی کیس میں شامل تفتیش کرے اگر پھر بھی پتہ نہ چلے تو مجھے حیدرآباد کے چوک میں گولی سے اڑا دیا جائے۔ انہوں نے کنری اور قمر پارک میں قادیانی لٹریچر کی تقسیم اور کلمہ طیبہ کے مسلسل بے حرمتی پر موجودہ حکومت کی سخت مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ حکومت قادیانی آرڈیننس پر فوری مکمل عملدرآمد کرائے۔

اس کے علاوہ انہوں نے شہر کی ممتاز شخصیتوں سے تفصیلی ملاقات کی اور شہر کی انتظامیہ کے سربراہ اور تحصیل عمرکوٹ کے ڈی ایس پی سے قادیانیوں کی دن بدن بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے بارے میں بات چیت کی اور واضح کیا کہ ان کی سرگرمیوں کو فوری محدود کیا جائے انہیں لگام دی جائے اور مسلمانوں کے گھروں میں قادیانیت کے لٹریچر پھینکنے سے باز رکھا جائے۔

اپنے دورے کے دوران انہوں نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے نوجوانوں کی بزرگوں کی زیر سرپرستی رہنمائی فرمائی۔

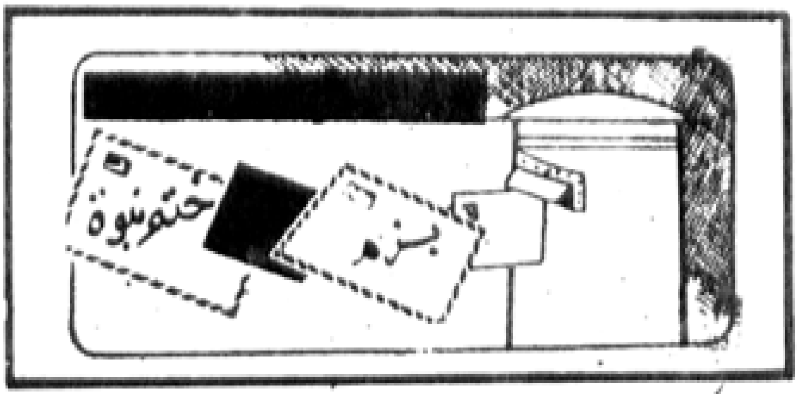

قادیانیوں کے سندھ میں دھوکے

میں آپ کا پرچہ تحفظ ختم نبوت باقاعدگی سے پڑھتا ہوں چونکہ میں باقاعدہ پرچے کا خریدار تو نہیں ہوں اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے منگواتا کوئی اور ہے اور اس کا مطالعہ میرے لیے مخصوص ہے۔ بہرحال میں چند نکات آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں تاکہ آپ سب مسلمان بھائیوں پر واضح فرمائیں عین نوازش ہوگی۔

(۱) آج کل قادیانی سندھ میں عموماً بچوں کے عقیقہ کے بہانے بکرے وغیرہ ذبح کرکے مسلمانوں کو کھلانے کی کوشش میں ہیں لہٰذا آپ پرچے میں واضح فرمائیں کہ قادیانیوں کے ذبیحہ کا گوشت کھانا قطعی حرام ہے۔

(۲) قادیانی عموماً مسلمانوں کی دعوت کرتے ہیں اور خود مرغیاں ذبح کرکے مسلمانوں کو کھلاتے ہیں اور مسلمان بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ اس کے بارے میں بھی سب بھائیوں کو اپنے پرچے کے ذریعے آگاہ فرمائیں ماشاء اللہ آپ کا پرچہ انٹرنیشنل ہے دنیا کے کونے کونے میں جاتا ہے۔ یہ باتیں ضرور ہر مسلمان تک پہنچائیں

(۳) بہت سارے ہمارے بھائی ایسے ہیں جن کو معلوم نہیں ہے کہ اگر کوئی قادیانی مرجائے تو اس کے لیے فاتحہ یا دعائے مغفرت نہیں کرتے۔ عموماً بڑے بڑے تعلیم یافتہ مسلمان جب کوئی قادیانی مرجاتا ہے۔ تو اس کے رشتہ دار کے پاس فاتحہ پڑھتے ہیں اور دعائے مغفرت کرتے ہیں لہٰذا اس سے بھی تمام بھائیوں کو آگاہ فرمائیں۔

(۴) یہ شکایت سمجھیں یا گلہ شکوہ وہ یہ ہے کہ جب بھی آپ کے رسالے میں کذاب قادیانی کا نام آتا ہے تو آپ محمد صلعم کا نام ساتھ میں تحریر نہ فرمایا کریں۔ میرے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے یعنی صرف مرزا غلام ہی لکھا کریں۔ مرزا غلام کو اللہ تعالیٰ نے مجھے خواب میں کچھ عرصہ ہوا۔ کتے کے روپ میں دکھایا اگر اجازت دیں تو پورا احوال تحریر کروں۔ جن حالات میں یہ واقعہ پیش آیا تاکہ تمام اس کے پیروکار بھی معلوم کرسکیں۔

(محمد صدیق جعفر پور میرس)

ظاہری و باطنی خوبیوں سے لبریز

ہفت روزہ ختم نبوت میں تسلسل سے پڑھتا ہوں اور ایمان کے ڈاکو اور تذکرہ ختم نبوت کے متعلق بولتی تحریریں کافی معلوماتی ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ رسالہ ظاہری و باطنی خوبیوں سے لبریز ہوتا ہے۔ آپ نے اپنے رسالہ میں حالات حاضرہ پر بھی کچھ لکھا کریں۔

(قاضی محمود الحسن اشرف کراچی)

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب مدظلہ

(رکن مجلس مشاورت ہفت روزہ ختم نبوت کا دبئی سے گرامی نامہ)

گذشتہ ہفتے ملنے والے ختم نبوت کے ایک پرچے سے ایک چھوٹی سی پرچی ملی تھی کہ رسالے ملنے کی اطلاع ضرور دینا اس لیے اس کے جواب میں آج یہ کچھ الٹی سیدھی سطریں لیے حاضر خدمت ہو رہا ہوں، سو پرچہ الحمد للہ مل رہا ہے اور پابندی سے مل رہا ہے، صرف بعض اوقات قدرے تاخیر ہو جاتی ہے جس سے تشویش طبعی امر ہے۔

مجلس مشاورت کی تشکیل اور اس میں موجود حضرات علمائے کرام کے اسمائے گرامی سے بھی آگہی ہوئی، یہ ناچیز طالب علم اگرچہ اس کا اہل تو نہیں مگر آپ نے از خود جو کرم فرمایا اس کا شکریہ، کہ بزم اکابر میں شرکت کی سعادت نصیب فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ بزرگوں، دوستوں کے حسن ظن کے مطابق پورا اترنے کی توفیق بخشے آمین ثم آمین

الحمد للہ پرچے کا معیار بھی اچھے سے اچھا ہو گیا ہے اور پابندی اور باقاعدگی بھی خوب ہے اللّٰھم زد فزد بہتر سے بہتر اور ترقی کی راہ پر گامزن رکھے اور اخلاص و استقامت کے ساتھ مزید از مزید خدمات کی توفیق بخشے آمین، احباب و رفقاء کی خدمت میں دعا و سلام، اپریل کے اوائل میں وطن واپسی کا ارادہ ہے، اللہ کرے ملاقات کا کوئی موقع مل جائے!

والسلام

محتاج دعا، محمد اسحاق دبئی

میں نے مرزا قادیانی کو کتے کی شکل میں دیکھا

(ایک عبرتناک خواب)

جناب محترم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا محبت سے بھرپور نوازش نامہ ملا پڑھ کر دلی سکون ہوا! میں اپنی خواب کی تفصیل آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں خدا کرے کہ جو لوگ بھٹک گئے ہیں اس سے کچھ عبرت حاصل کریں۔

میں محکمہ پی ڈبلیو ڈی میں ملازم ہوں ایک دن دفتر میں کام میں مشغول تھا کہ میرے ساتھ ہی ایک اور ملازم جو کہ قادیانی ہے بیٹھا ہوا تھا اس کے پاس ایک دیہاتی قسم کا آدمی آیا اور قادیانی کے پاس بیٹھ گیا۔ پہلے تو دونوں آہستہ آہستہ باتیں کرنے لگے میں نے کوئی توجہ نہ دی، میں اپنے کام میں مشغول رہا لیکن جب اس قادیانی نے اس آدمی کو کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر سرینگر کشمیر میں ہے میں ایک دم چونک اٹھا میں نے قادیانی کو سخت الفاظ میں کہا بکواس مت کرو لوگوں کو گمراہ مت کرو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں صاف صاف فرماتے ہیں کہ (وما قتلوہ وما صلبوہ) نہ ان کو قتل کیا گیا ہے اور نہ ہی سولی پر چڑھے ہیں بلکہ آسمان پر اٹھا لیا ہے اور پھر دو تین حدیثیں بھی بتائیں بہرحال قادیانی لاجواب ہو گیا کہنے لگا کہ مجھے اور پتہ نہیں ہے۔ پھر میں نے کہا تم یہ بکواس کیوں کرتے ہو اگر آئندہ میرے مذہب کے بارے میں بات کی تمہاری زبان کھینچ لوں گا۔ اس کے بعد قادیانی خاموش ہو گیا۔ میرے دل میں کچھ تذبذب سا پیدا ہوا یعنی میں نے ایسے ہی دل میں سوچا کیا واقعی قادیانی جو بات یعنی عقیدہ رکھتے ہیں ٹھیک ہے میں کچھ ڈانواں ڈول سا ہو گیا۔

رات کو عشاء کی نماز پڑھ کر سو گیا۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی لمبی یعنی حد سے زیادہ لمبی اور پتلی داڑھی والا مجھے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش نبی، پیغمبر بھیجے اور میں نے ایک ہی بھیجا ہے اور تم اس کے آدمی کو بھی تنگ کرتے ہو، میں نے پوچھا کون۔ کیا مرزا غلام احمد اس نے کہا۔ ہاں۔ میں نے کہا کہ مرزا غلام احمد کو تو دکھاؤ، اس نے کہا دیکھنا چاہتے ہو تو آؤ میرے ساتھ۔ آگے آگے لمبی داڑھی والا آدمی ہے پیچھے پیچھے میں۔ مجھے ایک چھوٹے سے کمرے میں لیجاتا ہے کمرے کی دیوار میں ایک بڑا سوراخ جیسے درمیانہ سائز کا روشن دان ہوتا ہے وہاں پر ایک چھوٹے سائز کا کتا بالوں والا کھڑا ہے اور آنکھوں سے پانی نکل رہا ہے یعنی جیسے روتے ہوئے آنسو گرتے ہیں میں نے اس شخص سے پوچھا کہاں ہے مرزا غلام احمد اس نے کہا سوراخ میں دیکھو، میں نے کہا یہ تو کتا ہے اس نے جواب دیا یہی تو مرزا غلام احمد ہے۔ اسی وقت توبہ استغفار کرتے ہوئے اٹھ بیٹھا۔

خدا تعالیٰ نے میرے تمام شک و شبہ دور فرمائے اور میرا ایمان خدا کے فضل و کرم سے پختہ ہو گیا ہے۔ اسی دن سے قادیانیوں کے خلاف جد و جہد کا آغاز کیا ہوا ہے آپ کے رسالے پڑھ کر ایمانی طاقت میں روز بروز خدا کے فضل و کرم سے اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور میری دلی تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی جد و جہد میں مجھے اپنے راستے میں قبول فرمائیں، آمین۔ آپ بہت بڑا جہاد کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب اور کامران کرے۔ آمین۔ آپ مجھ جیسے گناہ گار کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

والسلام

آپ کا خیر اندیش محمد صدیق

نوٹ:۔ یہ خواب کچھ عرصہ پہلے جب کہ صدارتی آرڈی ننس نافذ نہیں ہوا تھا اس وقت کا ہے۔

وزیر اعظم اور کرسمس؟

بخدمت جناب محمد خان جونیجو صاحب

وزیر اعظم پاکستان۔

گذارش ہے کہ مورخہ ۲۶ دسمبر روزنامہ جنگ میں آپ کا بیان اور خبر پڑھ کر دل کو دکھ ہوا ہے شاید اگر آپ غور و فکر کرتے تو اندازہ ہوتا کہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے آپ نے عیسائیوں کے کرسمس کے موقع پر ان کے تہوار اور غیر مذہبی رنگ میں بھی شرکت کی کرسمس کا کیک کاٹا اور مبارک باد دی۔ نہایت ہی افسوس کا مقام ہے۔ دل میں شرمندگی اور ندامت ہونی چاہئے کہ آپ کا ملک پاکستان اسلامی ملک ہے اور آپ مسلمان ہیں آپ نے کرسمس کا کیک اور کرسمس کی مبارکباد دے کر مسلمانوں کے دلوں کو ٹھیس پہنچائی ہے اور ان کے اعتماد کو دھوکہ دیا ہے۔ ایک مسلمان ہونے کے ناطے آپ نے کرسمس کی مبارک باد دی اور کرسمس کیسے منائی؟

کرسمس خالص غیر اسلامی چیز اور عیسائیوں کا شعار ہے لہٰذا اس میں شرکت کرنی تھی اور نہ مبارک دینی تھی جناب عالی گستاخی معاف اگر آپ کو کیک زیادہ پسند ہے اور آپ کے دل کو بھا گیا تھا تو قائد اعظم کے یوم کی مناسبت سے کیک کاٹ کر کھا لیتے آپنے تمام مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کیا ہے اور تمام مسلمانوں نے اس بات کا سختی سے نوٹس لیا ہے۔

ہمارا مذہب اسلام ہے اور ہماری کتاب قرآن مجید ہے ہمیں اس مقدس کتاب پر عمل کرنا چاہیئے۔ آپ نے ایک غیر مذہبی حرکت کر کے لاکھوں مسلمانوں کے دلوں کو ٹھیس پہنچائی ہے اور ان کے دلوں کو شک و شبہ میں ڈال دیا ہے۔ لہٰذا فوراً اپنی غلطی کا ازالہ کریں اور خدا سے معافی مانگیں۔

(ایک صاحب)

حیات و نزول حضرت عیسیٰ کی چند حکمتیں

اکابر علماء کرام کی تحریرات کے آئینے میں

مولانا منظور احمد الحسینی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں امت اسلامیہ کا متواتر اور اجماعی عقیدہ ہے کہ آپ آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں، آسمان پر زندہ موجود ہیں اور قیامت کے قریب دجال کے قتل کرنے کے لئے نازل ہوں گے پھر ان کی وفات ہوگی آسمان پر اٹھائے جانا وہاں رہنا اور پھر نزول فرمانا یہ تینوں امور باہمی لازم و ملزوم ہیں قرآن کریم، حدیث نبوی اور اکابر امت کی تصریحات میں کبھی بمقتضائے مقام ان کے آسمان پر اٹھائے جانے کو ذکر کیا گیا ہے اور کبھی ان کے آخری زمانے میں واپس آنے کی خبر دی گئی ہے۔

جبکہ مسلمانوں کے بالمقابل قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مر چکے ہیں ان کو زندہ سمجھنا شرک ہے، اسی جسم سے ان کا آسمان پر جانا لغو خیال ہے، قیامت کے قریب وہ ہرگز تشریف نہ لائیں گے اور جو عیسیٰ بن مریم نازل ہونے والے ہیں وہ مرزا قادیانی ہیں۔

واضح ہے کہ تمام مسلمان الحمد للہ خدا کی قدرت و حاکمیت پر کامل یقین رکھتے ہیں، ان کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا، وہاں زندہ رہنا اور آخر زمانے میں قیامت کے قریب آسمان سے اتر کر دجال اکبر کو قتل کرنا اللہ تعالیٰ کی حکمت کے عین مطابق ہے۔

اس مادی دور میں جو نئی ایجادات ہم اپنی آنکھوں سے روزمرہ مشاہدہ کر رہے ہیں مثلاً ریڈیو، ٹیلیفون، ٹی وی، ٹیلیکس، کمپیوٹر سسٹم، وائرلیس سسٹم دیگر الیکٹریکل مشینیں، ریڈار، ایٹم بم، ایٹمی توانائی سے چلنے والے میزائل اور میزائل بردار دیو ہیکل بحری جہاز، آبدوزیں، طیارے خلا میں بھیجے جانے والے راکٹ وغیرہ، اگر دو سو سال پہلے ان کا ذکر کیا جاتا تو کسی کے دماغ میں یہ چیزیں قطعاً نہ آتیں اور کوئی یقین نہ کرتا مگر اب کیونکہ سب کچھ ہمارے سامنے ہو رہا ہے، ہماری آنکھیں دیکھ رہی ہیں اخبارات میں پڑھ رہے ہیں لہٰذا ان ایجادات کو مانے بغیر چارہ نہیں۔ اس صنعت کی ترقی کی رفتار دن بدن بڑھتی جا رہی ہے اور معلوم نہیں کس حد تک پہنچے گی۔

جس اللہ نے ان کو بنایا اور عقل کی دولت سے مالا مال فرمایا جس کے بل بوتے پر وہ یہ سب کچھ کمالات دکھا رہا ہے اور اعجوبہ نمایاں کر رہا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کے کاموں میں شکوک و شبہات کا اظہار زیب نہیں دیتا جس کمزور انسان کو اپنی صنعت کی ترقی کی پرواز کی انتہا بھی معلوم نہیں وہ خداوند تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ پر کس منہ سے اعتراض کرتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانے کا واقعہ اور نزول ایسے ہی ہے جس طرح حضرت آدم علیہ السلام کا جسم خاکی کے ساتھ آسمان سے اترنا دونوں واقعے کی ضمانتیں ایک ہی ہیں باقی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر لیجانے کی کیا حکمتیں ہیں ضعیف انسان ان کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتا اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ سب باتیں آسان ہیں۔ مگر بایں ہمہ علماء اسلام نے کسی پہلو کو تشنہ نہیں چھوڑا اس موضوع پر بھی قلم اٹھایا ہے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی پر بہت سی حکمتیں لکھی ہیں ہم مشتے نمونہ از خروارے چند حکمتیں اپنے قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرتے ہیں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنے اصلی مستقر پر آنا ضروری تھا

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ ارشاد نبوی "یوشک ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً" کی شرح میں فرماتے ہیں:

"آخری زمانے میں صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کا نزول جو مقدر ہوا علماء نے اس کی متعدد حکمتیں بیان فرمائی ہیں۔

ایک: یہ کہ ان یہود پر رد کرنا ہے جو ان کے قتل کے مدعی تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کا جھوٹ کھول دیا کہ یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا بلکہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہود کو قتل کریں گے

دوم: یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے تھے اس لئے ان کا نزول ان کی اجل کے قریب ہونے کی وجہ سے ہوگا تاکہ زمین میں دفن کئے جائیں کیونکہ جو مٹی سے پیدا ہوا ہے وہ دوسری جگہ نہیں مر سکتا۔ اور بعض نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کی صفت دیکھی تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ان کو بھی امت محمدیہ میں شامل کر دے پس اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی اور ان کو باقی رکھا یہاں تک کہ وہ آخری زمانے میں نازل ہو کر دین اسلام کے مجدد بنیں گے اس وقت دجال نکلا ہوا ہوگا اس کو قتل کریں گے۔

(فتح الباری شرح صحیح بخاری ج ۶ ص ۳۵۷)

حافظ بدر الدین عینیؒ نزول عیسیٰ علیہ السلام کی حکمتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

چہارم: ان کا نزول نصاریٰ کی تکذیب ان کے باطل دعووں کی کجی کے اظہار اور ان کے قتل کیلئے ہوگا۔

باقی ص ۲۶ پر

بولتی تحریریں

ہمارا فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔ یہ دین کا معاملہ ہے اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔

(انوار خلافت صفحہ ۹۰ مصنفہ مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

کسی قسم کے ان دونوں حوالوں سے ظاہر ہے کہ کسی قسم کے غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

(منکرین خلافت کا انجام صفحہ ۹۳ مصنفہ جلال الدین شمس صاحب قادیانی)

جنازہ مرزا صاحب نے اپنے (فضل احمد صاحب) مرحوم کا جنازہ محض اس لیے نہیں پڑھا کہ وہ غیر احمدی تھا۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۳۱ء جلد ۹ نمبر ۴۵)

ایسی جگہ اگر یہ کہا جائے کہ کسی ایسی جگہ جہاں تک تبلیغ نہیں پہنچی کوئی مرا ہوا ہو اور اس کے مر چکنے کے بعد وہاں کوئی احمدی پہنچے تو وہ جنازہ کے متعلق کیا کرے اس کے متعلق یہ ہے کہ ہم تو ظاہر پر ہی نظر رکھتے ہیں چونکہ وہ ایسی حالت میں مرا کہ خدا تعالیٰ کے رسول اللہ اور نبی کی پہچان اسے نصیب نہیں ہوئی۔ اس لیے ہم اس کا جنازہ نہیں پڑھیں گے۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۱۳۶ مورخہ ۲ مئی ۱۹۱۵ء)

جو لوگ میرا یہ عقیدہ ہے کہ جو لوگ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ اس کا جنازہ جائز نہیں۔ کیونکہ میرے نزدیک وہ احمدی نہیں ہیں اسی طرح جو لوگ غیر احمدیوں کو لڑکی دے دیں اور پھر اپنے اس فعل سے توبہ کیے بغیر فوت ہو جائیں۔ ان کا جنازہ بھی جائز نہیں۔ غیر مبایعین (لاہوری جماعت) کے گروہ میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا صاحب) کو کسی قسم کی بھی نبوت حاصل نہیں تھی اور وہ نبوت کے معاملہ میں حضرت مسیح موعود کے الفاظ کو غلطی پر محمول کرتے ہیں ایسے لوگ بھی احمدی نہیں ہیں۔ ایسے لوگوں کا بھی جنازہ جائز نہیں۔

(میاں محمود احمد صاحب قادیانی خلیفہ قادیان کا مکتوب مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۳۹ء نمبر ۱۲ جلد ۱۳)

سوال:۔ کیا کسی شخص کی وفات پر جو سلسلہ احمدیہ میں داخل نہ ہو یہ کہنا جائز ہے کہ خدا مرحوم کو جنت نصیب کرے

جواب:۔ غیر احمدیوں کا کفر بینات سے ثابت ہے اور کفار کے لیے دعائے مغفرت جائز نہیں۔

(روشن علی۔ محمد سرور، قادیان)

اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۵۹ مورخہ ۷ فروری ۱۹۲۱ء

قانون یہ ہے کہ:۔ (۱) انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی کا بھی انکار کیا جائے تو انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

(۲) جو شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو۔ بعد از موت اس کے لیے دعاء استغفار جائز نہیں احمدیوں کی پوزیشن یہ ہے۔

(۱) وہ مرزا غلام احمد صاحب کو ایسا ہی نبی (بہ لحاظ حقیقت نبوت) مانتے ہیں جیسے حضرت محمد مصطفےٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نبی تھے۔

(۲) اس لیے جو شخص حضرت مرزا صاحب کا انکار کرتا ہے۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کے لیے دعائے استغفار جائز نہیں۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۲۱ء جلد ۹ نمبر ۳۰)

تین فتوے ایک شخص کے خط کے جواب میں حضور (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے لکھوایا۔

(۱) تلاوت قرآن کا ثواب مردہ کی روح کو نہیں پہنچتا۔

(۲) قبر پر قرآن پڑھنا بہ روایت و فتوے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) بے فائدہ بلکہ ڈر ہے کہ بد نتیجہ پیدا کرے۔

(۳) غیر احمدی بچے کا جنازہ پڑھنا درست نہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۹ نمبر ۸۶ ،۴ مئی ۱۹۲۲ء)

معصوم بچہ ایک صاحب نے عرض کیا کہ غیر مبایع (لاہوری جماعت) کہتے ہیں غیر احمدی کے بچے کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے وہ تو معصوم ہوتا ہے اور کیا یہ ممکن نہیں وہ بچہ جوان ہو کر احمدی ہوتا۔

اس کے متعلق (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے) فرمایا جس طرح عیسائی بچے کا جنازہ نہیں پڑھتا۔ اگرچہ وہ معصوم ہی ہوتا ہے اسی طرح ایک غیر احمدی کے بچے کا بھی جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا (ڈائری میاں محمود احمد خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

جنوبی افریقہ کی عدالت میں وہاں کے مسلمانوں نے متعدد فتوے پیش کیے ان میں سے ایک فتویٰ یہ بھی تھا۔ فتاویٰ داخل کرنے کے بعد مسلمانوں نے عدالت کا بائیکاٹ کر دیا تھا۔

الاستفتاء

دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

استفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ میں کہ جنوبی افریقہ ایک عیسائی ملک ہے یہاں کی عدالت اسلامی قوانین کا لحاظ نہیں کرتی اس غیر اسلامی عدالت میں ایک مرزائی نے یہ دعویٰ دائر کر رکھا ہے کہ میں مسلمان ہوں، اور یہاں کے دوسرے مسلمان مجھے کافر و مرتد کہتے ہیں، اپنی مساجد میں ہم مرزائیوں کو عبادت کرنے نہیں دیتے اور نہ ہی اپنے قبرستانوں میں ہم مرزائیوں کو مرنے پر دفن کرنے دیتے ہیں۔

مرزائی مدعی نے عدالت غیر اسلامیہ سے استدعا کی ہے کہ

۱۔ یہ غیر مسلم جج اس مرزائی کے قطعی مسلمان ہونے کا فیصلہ کرے

۲۔ مذکورہ غیر مسلم عدالت اس مرزائی مدعی کو اسلامی حقوق دلائے تاکہ وہ مسلمانوں کی مساجد اور قبرستان استعمال کر سکیں۔ عدالت مذکورہ نے اہل اسلام کو طلب کیا ہے کہ وہ حاضر عدالت ہو کر اپنے دلائل پیش کریں کہ وہ مرزائیوں کو کیوں مسلمان نہیں سمجھتے؟ اور مرزائی مدعی حاضر عدالت ہو کر دلائل پیش کرے کہ وہ کس بنیاد پر خود کو مسلمان کہلانے کا مستحق سمجھتا ہے؟

واضح رہے کہ عدالت کا جج یہودی یا عیسائی ہوتا ہے۔ عدالت کا کہنا ہے کہ ہم غیر جانبدارانہ اور غیر جذباتی فیصلہ کریں گے کہ مدعی مذکور مرزائی مسلمان ہے یا غیر مسلم؟

اب قابل دریافت امر یہ ہے کہ!

۱۔ کیا غیر مسلم جج اس بات کا اہل ہے کہ وہ کسی مرزائی کے بارے میں مسلم یا غیر مسلم ہونے کا فیصلہ کرے؟

۲۔ کیا مسلمانوں کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ کسی غیر اسلامی عدالت میں اور کسی غیر مسلم جج کے سامنے پیش ہو کر غیر اسلامی عدالت کو یہ موقع فراہم کریں کہ وہ ان کے ایک خالص اعتقادی معاملہ میں مداخلت کرے اور یہ فیصلہ صادر کرے۔ کتاب و سنت سے مبرہن جواب عنایت فرمائیں فقط
سائل

الجواب

۱۔ ۲۔ قرآن و حدیث، اجماع امت اور دلائل عقلیہ سے یہ بات ثابت ہو چکی اور عدالتی سطح پر ان دلائل کو بڑے بڑے ماہرین قانون تسلیم کر چکے کہ حضور خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے اور جو اس کے دعویٰ کو قبول کر کے نبی سمجھے وہ کافر اور خارج از اسلام ہے یہ فیصلہ چودہ سو برس سے عالم اسلام کا متفق علیہ فیصلہ ہے۔ اس موضوع پر ہزاروں کتابیں اور رسائل تصنیف ہو چکے اس بنا پر اب مسلمانوں کو جائز نہیں ہے کہ اس مسئلہ کے لئے پھر عدالتی سطح پر مرزائیوں کے دلائل سنیں، ان کے جواب دیں، اور نہ ہی غیر مسلم عدالت کو یا غیر مسلم جج کو اس امر کا حق پہنچتا ہے کہ وہ اسلام کے بنیادی اصول میں کوئی مداخلت کرے۔ قانوناً و عقلاً یہ بات قطعاً لغو اور بے معنی ہے جب وہ عدالت نہ اسلام سے واقف نہ اسلامی اصول سے اس جج کو واقفیت تو اس کے باوجود محض انگریزی قوانین جو عدالتوں میں مروج ہیں ان کی روشنی میں کسی غیر مسلم کو نہ اسے خالص دینی اور اسلامی مشتملی کی سماعت کا حق حاصل ہو سکتا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی فیصلہ قانونی حیثیت سے قابل اعتبار ہو سکتا ہے مذہب اسلام کے اصول وحی الٰہی سے ثابت شدہ ہیں، وہ انسانوں کے عقلی افکار و دلائل سے مرتب کردہ مذہب نہیں۔ اس وجہ سے اگر بالفرض ایسی غیر اسلامی عدالت کوئی بات عالم اسلام کے فیصلہ کے خلاف کہے بھی تو اس کا درجہ وہی ہوگا جو خود مرزائیوں کا دعویٰ اور ان کے دلائل کا ہے۔

اگر بالفرض جنوبی افریقہ کی عدالت اس وجہ سے اس مسئلہ میں مداخلت کرتی ہے کہ اس ملک کے کسی باشندہ نے یہ دعویٰ دائر کیا ہے اس لئے وہ اس میں مداخلت کرنا چاہتی ہے تو پھر جنوبی افریقہ کے مسلمانوں کو یہ چاہیئے کہ عدالت مذکورہ کو یہ نوٹس دیں کہ اسلامی ممالک اور پاکستان کی عدالت نے جن دلائل کی بنیاد پر مرزائیوں کو خارج از اسلام قرار دیا ہے یہ غیر مسلم عدالت پہلے ان دلائل کا قانونی حیثیت سے جواب دے اور ان میں کوئی قانونی سقم ثابت کرے یہ ثابت کر سکے کہ وہ دلائل درست نہ تھے جن کی بنا پر پاکستانی عدالت نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ اس کے بعد پھر اس مقدمہ کی سماعت کا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اس مقصد کے لئے جنوبی افریقہ کے مسلمان وہاں کی اس عدالت میں رابطہ عالم اسلامی عالم اسلام اور پاکستانی عدالتوں کے فیصلہ کا ریکارڈ جنوبی افریقہ کی عدالت کو دیکر مطالبہ کریں کہ پہلے ان دلائل کا جواب دیں پھر عدالت اگر عالم اسلام کی عدالتوں کے فیصلہ پر کوئی قانونی گرفت بظاہر کرنے کی جرأت کرے تو اس گرفت پر قانونی نقطہ نظر سے بحث کا حق دیا جائے کہ مسلمان ماہرین قانون یہ دیکھ سکیں کہ غیر مسلم عدالت جس قانونی گرفت کا اظہار کر رہی ہے وہ درست ہے یا نہیں۔ اور یہ معاملہ بھی عدالتی سطح پر ہو انشاء اللہ یہ ممکن ہی نہ ہوگا کہ جنوبی افریقہ کی عدالت یہ قدم اٹھا سکے بہر کیف حکم شرعی تو واضح ہے۔ اور اگر عدالتی نوعیت سے بات اس پر ختم نہیں ہوتی پھر یہ طریقہ اختیار کرنا چاہیئے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

محمد عبید اللہ مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور، محمد مالک کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور، عبدالرحمٰن نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور، نذیر احمد جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد، محمد عبید غفرلہ دارالعلوم الاسلامیہ شہداد پور ضلع حیدر آباد، العبد مختار احمد تھانوی خادم الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور۔

دوسرا استفتاء اور اس کا جواب

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ!

ایک مرزائی نے جنوبی افریقہ کی غیر اسلامی عدالت میں اپنے مسلمان ہونے کے سلسلہ میں دعویٰ دائر کیا ہے۔ اور مسلمان اس غیر اسلامی عدالت کو اس فیصلہ کا نااہل سمجھتے ہیں، اور ایسی عدالتی کارروائی کو اپنے دینی اور خالص اعتقادی معاملہ میں مداخلت سمجھتے ہیں،

کیا مسلمانوں کے لئے یہ شرعاً جائز ہے کہ قادیانیوں کے اس مسئلہ کے

باقی صفحہ ۳۶ پر

آخری قسط

قادیانی وکیل کے بھونڈے اعتراضات کا
ستھرا جواب

تحریر: نور محمد قریشی لاہور

میری اس بات پر کہ

"محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جو یہ خبر دی تھی۔ کہ قیامت سے پہلے عیسیٰ ابن مریم (جو آسمان پر زندہ لیجائے گئے تھے) دنیا میں دوبارہ تشریف لاویں گے تو وہ؟ اس خبر کا صحیح مفہوم نہیں سمجھ سکے تھے۔ اس خبر کا صحیح مفہوم مرزا غلام احمد کو الہام کیا گیا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم سے مراد مثیل عیسیٰ ہے نہ کہ اصل عیسیٰ ......"

آپ نے درج ذیل تبصرہ فرمایا ہے۔

"بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو اس زمانہ کے جاہل مولوی نہیں سمجھ سکے"

میں آپ کی بات سے اس شرط پر اتفاق کر لیتا ہوں کہ آپ یہ اعلان فرما دیں کہ جس شخص کی تحریر میں ذیل درج کر رہا ہوں وہ بھی اس زمانہ کا ایک جاہل مولوی تھا۔

"یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔ تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔"

جب یہ اعلان آپ فرما دیں گے کہ مندرجہ بالا تحریر کا لکھنے والا اس زمانہ کا ایک جاہل مولوی ہے۔ آپ کو اس کا نام بھی بتا دوں گا۔ شاید کہ آپ کی آنکھیں کھل جائیں۔

میری اس بات پر کہ آخری تبلیغ کرتے ہیں کہ

"نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ پر ختم نہیں مرزا غلام احمد پر ختم ہو گئی ہے اور آخری نبی مرزا غلام احمد قادیانی ہے!"

پر آپ نے تبصرہ فرمایا ہے:

"افسوس کہ غلط الزام الیسی دلیری سے لگایا جاتا ہے"

جناب عالی! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ درج ذیل الفاظ کا مطالعہ فرمائیں:

"مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر تاریکی ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ)

مندرجہ بالا تحریر میں جو "آخری راہ" اور "آخری نور" کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں کیا اس سے مراد "راہ نبوت" اور "نور نبوت" کے علاوہ بھی کچھ ہے۔ اگر ہے تو آپ بتا دیجئے وہ کیا ہے اور اگر اس سے مراد "راہ نبوت" اور "نور نبوت" ہی ہے تو پھر کیا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مرزا غلام احمد کا دعویٰ آخری نبی ہونے کا ہے۔ اس مسئلہ کو ایک دوسرے زاویے سے بھی دیکھتے ہیں۔

اگر مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ آخری نبی ہونے کا نہیں ہے۔ اور وہ اس کا قائل ہے کہ نبوت اس کے بعد بھی جاری ہے۔ تو اس نے اپنے پیروکاروں کو اپنے بعد آنے والے نبی کی کچھ نشانیاں ضرور بتائی ہوں گی تاکہ وہ اسے شناخت کر سکیں اور اس کی تکذیب کر کے جہنم رسید ہوں۔ اگر ایسا ہے تو بتایئے کہ مرزا قادیانی نے اپنے بعد آنے والے نبی کی کیا کیا نشانی کہاں کہاں بیان کی ہیں۔ اگر ایسا نہیں ہے۔ اور مرزا قادیانی خود کو خدا کی "آخری راہ" اور خدا کا "آخری نور" بھی قرار دے اور اپنے بعد آنے والے نبی کی کوئی نشانی بھی بیان نہ کرے۔ تو اس کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہے کہ مرزا قادیانی نے خود کو آخری نبی قرار دیا ہے۔

اس معاملہ کو ایک تیسرے زاویہ سے بھی دیکھتے ہیں۔ آپ مرزا قادیانی کو نبی سمجھتے ہیں۔ ذرا اپنے اندر جھانک کر بتایئے کہ کیا آپ کسی نبی کی آمد کے منتظر ہیں۔ یا نہیں آپ کا جو بھی جواب ہو دیانتداری سے مجھے بتا دیجئے۔ میں آپ کا شکرگزار رہوں گا۔

جناب عالی! تین باتیں ثابت ہوئیں

۱۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود کو خدا کی "آخری راہ" اور "آخری نور" قرار دیا ہے۔ اور اعلان کیا ہے کہ اس کے بعد سب تاریکی ہے۔ یہاں "آخری راہ" اور "آخری نور" سے مراد "نور نبوت" اور "راہ نبوت" ہے اور کچھ نہیں ہے۔

۲۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے بعد کسی نبی کے آنے کی کوئی خبر بھی نہیں دی ہے۔ اور یہ بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ خود کو آخری نبی سمجھتا ہے۔

۳۔ مرزا غلام احمد کے پیروکار مرزا قادیانی کے بعد کسی نبی کے منتظر بھی نہیں ہیں تو اس سے کیا ثابت ہوتا ہے۔ آپ بتا دیجئے۔

بات اگرچہ طویل ہو گئی ہے۔ لیکن عرض کئے بغیر رہ نہیں سکتا کہ یہ جو آپ نے فرمایا ہے۔

"کیا اسلام کے نام پر بہتے ہی بہتّر فرقے نہیں جو ایک دوسرے کی تکفیر کرتے ہیں؟"

یہ سراسر آپ کی غلط فہمی ہے اگر واقعی مسلمانوں کے بہتّر فرقے ہیں۔ تو ذرا ان کے نام (صرف نام) ہی لکھ کر مجھے بھجوا دیجئے میرے علم میں اضافہ ہوگا۔ ورنہ ایک جھوٹا پروپیگنڈا ہے جو مسلمانوں کو بدنام کرنے کیلئے کیا جاتا ہے۔ لیکن آپ کو زیب نہیں دیتا۔

میں اس دعا کے ساتھ ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حق پہچاننے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے

فتح اسلام

قسط نمبر ۲

تحریر: مولا بخش کشتہ

قادیان کانفرنس ۱۹۲۱ء کی ایک رپورٹ

تقریر مولوی محمد طیب صاحب دیوبندی

حمد و صلوٰۃ کے بعد فرمایا۔ حضرات میں آپ کے سامنے ایک معمار کی حیثیت سے کھڑا ہوا ہوں۔ اور ایمان کا قلعہ بنانا چاہتا ہوں۔ اسلام نے ایمانی قلعہ کی بنیاد لا الٰہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ سے شروع کی ہے جب اسلام دنیا میں آیا۔ اس وقت ظلمت کفر کا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ اس وقت فاران کی چوٹیوں سے ایک آفتاب نبوت روشن ہوا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبعوث ہوئی۔ تو خدا کو تو لوگ خالق مانتے ہی تھے۔ مگر شرک فی العبادت کیا کرتے تھے۔ کیونکہ جب ان سے کہا جاتا کہ زمین و آسمان کو پیدا کرنے والا کون ہے تو کہتے "خدا"۔ لہٰذا آپؐ نے سب سے پہلے شرک فی العبادت کو دور کرنے کی کوشش کی۔ ایمان کی دیواریں مضبوط بنائیں۔ نماز کو دین کا ستون بنایا اور ایاک نعبد و ایاک نستعین کی تعلیم دی۔ اسی طرح ہم کو پہلے ایمان کی بنیاد مضبوط کرنا چاہئے۔ پھر نماز کے ستون قائم کریں۔ پھر زکوٰۃ کی دیوار بنا کر حج کی چھت ڈالیں اور اس قلعہ میں رہیں۔ یہ وہ قلعہ ہے جس کو کوئی آندھی، کوئی زلزلہ، کوئی طوفان گرا نہیں سکتا۔ اس پر آپ نے ایک مبسوط اور عمدہ تقریر کی۔

تقریر مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی

تحمید و تشہد کے بعد مولانا نے فرمایا۔ کہ صاحبان میرے مضمون کا عنوان ہے "رفع عیسیٰ الی السماء" یعنی حضرت عیسیٰ کا جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھایا جانا۔ اور یہ ثابت کرنا ہے۔ کہ بعینہٖ وہی عیسیٰ جو پہلے بنی اسرائیل میں رہ کر وعظ کر چکے ہیں۔ وہی پھر نازل ہونگے۔ ان کا نزول عین ہے۔ بروزی یا ظلی نہیں مرزائی کہتے ہیں کہ تم لوگ حضرت عیسیٰ کو زندہ سمجھ کر عیسائیت کو تقویت دیتے ہو۔ ہم ان کو مار کر عیسائیوں کو ان کا نقصان دکھاتے ہیں۔ مگر یہ ایک مغالطہ ہے عیسائی کہتے ہیں کہ وہ سولی پر چڑھ کر ہمارے گناہ کے لیے کفارہ ہو گئے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ مسیح سولی پر چڑھے ہی نہیں۔ تو پھر کفارہ کیسا؟

مرزا صاحب چشمہ معرفت میں لکھتے ہیں کہ وہ قابل استناد نہیں۔ پھر وہ اثبات صلیب کے لیے اناجیل سے کیوں دلیل پکڑتے ہیں۔ قرآن شریف میں مذکور ہے۔ واذ کففت بنی اسرائیل الآیۃ (ترجمہ یاد کر عیسیٰ وہ وقت جب روک رکھا میں نے تجھ سے بنی اسرائیل کو۔ وہ کونسا وقت ہے۔ اگر واقعہ صلیب درست ہوتا۔ تو اس طرح آیت نازل نہ ہوتی۔ یاد رکھو قرآن کی بندش بھی ایک معجزہ ہے۔ کففت سے ثابت ہے۔ کہ یہود کے ہاتھ بھی مسیح تک نہیں پہنچے

وفات مرزا کے ایک دن پہلے میں نے احمدیہ بلڈنگ لاہور کے سامنے اسی موضوع پر وعظ کیا۔ تو مولوی نور الدین و محمد احسن صاحب نے مشورہ کیا۔ اس وقت کا حال لوگوں کو معلوم ہے اس کے بعد عبداللہ بن عمر کی روایت سے ایک حدیث پڑھی۔ جس میں مذکور ہے کہ عیسیٰ ابن مریم زمین پر ۴۵ سال رہیں گے۔ نکاح کریں گے ان کی اولاد ہو گی پھر فوت ہو کر میرے مقبرے میں دفن ہوں گے اس حدیث کو مرزا جی نے بھی مانا ہے۔ پھر کہتے ہیں یتزوج سے مراد محمدی بیگم کا نکاح ہے اور اس کی اولاد مراد ہے۔

آپ نے دیکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو حضرت عیسیٰ کا اپنے پاس دفن ہونا فرماتے ہیں۔ اور مرزا جی مرتے ہیں لاہور میں اور دفن ہوتے ہیں قادیان میں۔ ان حوالجات سے ثابت ہے کہ مرزا قادیانی مسیح نہ تھے ورنہ قادیان میں دفن نہ ہوتے نیز یہ کہ حضرت عیسیٰ ابھی زندہ ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں مدفون ہیں۔ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ میرے قبر کے مکان میں چار قبریں ہونگی۔ جو لوگ حج کر گئے ہیں۔ روضۃ المطہر کی جالیوں سے انہوں نے دیکھا ہوگا۔ کہ مقبرۂ مبارک میں تین قبریں موجود ہیں۔ اور حضورؐ کے ارشاد کے مطابق حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے درمیان ایک قبر کی جگہ ہنوز خالی ہے۔

قتل مسیح کے متعلق کہا کہ فعل قتل جو جسم کے متعلق ہے نہ کہ روح کے۔ اور غلط کہتا ہے۔ ما قتلوہ وما صلبوہ۔ یہود نے نہ اس کو قتل کیا۔ نہ سولی دی بلکہ ہم نے اپنی طرف اٹھا لیا۔ مرزا جی بل رفع اللہ کی تقریر کرتے ہوئے ازالہ میں آپ کی روح کا اٹھایا جانا مانتے ہیں اور ہم روح مع الجسم کا اس آسمان فیصلہ اس پر غور کرنے سے ہو سکتا ہے کہ یہود کا دعویٰ کیا تھا۔ روح کو قتل کرنے کا یا جسم کو۔ امام بیہقی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے۔ کیف انتم اذا نزل۔ ابن مریم بلا سے میری امت کے لوگوں اس وقت تمہارا کیا حال ہو

باقی ص۲۵ پر

قادیانیوں کا کردار تاریخ کے آئینہ میں

ابوعبداللہ محمد ساجد اعوان ابوظہبی

ہمارے اسلاف نے پاکستان بننے سے پہلے ہی امت مسلمہ کو آگاہ کردیا تھا کہ جس طرح قادیانی اسلام کے، خاتم النبیینؐ کے اور قرآن وسنت سے وفادار نہیں اسی طرح یہ پاکستان کے اور اہل پاکستان کے بھی وفادار ہرگز نہیں ہیں۔ اور آج بھی ہم (ان کے پیروکار) پوری کائنات کو بروقت آگاہ کررہے ہیں اور کرتے رہا کریں گے۔ انشاءاللہ۔ کہ یہ مسلمان نام کی کسی چیز کے بھی خواہ نہیں۔ ان سے ہوشیار اور خبردار رہنا پوری کائنات کے مسلمانوں کا اولین فرض ہے

تاریخ اس بات کی خود شاہد ہے کہ جب قادیانی ٹولہ قیام پاکستان کے وقت اس سرزمین پاک میں داخل ہوا تو پاکستان اور اہل پاکستان کو ہر موقع پر اس بدبخت ٹولہ نے ہمیشہ نقصان پہنچایا ہمارے اسلاف خصوصاً امیر شریعت سید عطاءاللہ شاہ بخاریؒ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ، مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ فاتح قادیان مولانا محمد حیات صاحبؒ، حکمرانوں وطیرہ اور قوم کے درپہ حرف اور عرف تحفظ ختم نبوت اور پاکستان کی بقاء کے لیے پہنچے اور انہیں بروقت اس قادیانی ٹولے کے فتنوں سے آگاہ کیا۔ مگر اسلافؒ کی بات کو ان سنا کردیا گیا۔ اور ملک وقوم کو اس ٹولے سے بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ جس کی چند مثالیں میں بیان کروں گا۔ ہوسکتا ہے ہماری آنکھیں کھل جائیں اور ہم عالمی مجلس ختم نبوت کی مانند میدان میں آکر ملک وملت کے تحفظ اور بالخصوص اسلام اور تحفظ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس باطل جماعت کا متحدہ پلیٹ فارم پر سیسہ پلائی دیوار بن کر مقابلہ کرسکیں۔ تاکہ ملک وملت ان سانپوں سے محفوظ رہ سکے۔

(۱) جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو پہلا وزیرخارجہ آنجہانی ظفراللہ کو بنایا گیا۔ یہ ہماری اس وقت کی حکومت کی سب سے بڑی مذہبی اور سیاسی غلطی تھی کہ ایک باغی ختم نبوت کو اتنا اہم عہدہ دیا گیا۔ کہ اس نے چن چن کر قادیانیوں کو اہم اور کلیدی آسامیوں پر بٹھایا۔ وہ دور ملک وملت کے لیے بدترین دور ثابت ہوا۔ اس ننگ ملت نے سفارت خانوں میں قادیانی بھیجے جہاں قادیانیوں نے اسلام اور مسلمان قوم کو ڈسنا شروع کردیا۔ ادھر اندرون ملک قادیانی وزیرخارجہ ملک میں آباد ایک موچی سے لے کر اعلیٰ قادیانی افسر تک علم اور اپنی پوری برادری کا ریکارڈ تھا۔ جس کی مثال مجاہد ملت حضرت علامہ محمد علی جالندھریؒ نے اپنی ایک تقریر میں دی کہ ظفراللہ اور خان آف قلات مرحوم (اللہ کی کروڑوں رحمتیں ہوں اس خان آف قلات مجاہد اسلام پر) کی ایک ملاقات میں سٹینوگرافر کے ایک قادیانی سٹینو ٹائپسٹ کی حال پرسی کی تھی اور خان آف قلات مرحوم نے قادیانی وزیرخارجہ کو ایسے منہ توڑ جواب دیئے کہ وہ (ظفراللہ) اپنا سامنہ لے کر رہ گیا۔ پہلے وزیراعظم شہید ملت خان لیاقت علی خان لیاقت باغ راولپنڈی میں سرظفراللہ کی سبکدوشی کا اعلان کرنے والے تھے مگر اعلان سے پہلے ہی قادیانی افسران کی سازش پر شہید کردیئے گئے جس کا تذکرہ آج کل اخباروں میں آرہا ہے اور ختم نبوت کے جریدہ میں بھی مفصل طور پر اس سازش سے عوام کو روشناس کرایا گیا ہے۔ حتیٰ کہ لیاقت رپورٹ تیار کرنے والے دو اعلیٰ فوجی افسران اور پورے ریکارڈ کو جنگ شاہی میں طیارہ گرا کر ختم کردیا گیا۔ یہ بھی ایک قادیانی سازش تھی۔

(۲) جیسے کہ ہفت روزہ ختم نبوت نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ ظفراللہ قادیانی نے قائداعظم محمد علی جناحؒ کی نماز جنازہ نہ پڑھی تھی۔ سوال کرنے پر جو اس نے جواب دیا وہ بھی عوام کے علم میں ہے لیکن معلوم نہیں ایسا شخص اتنے عرصہ تک وزارت خارجہ کی کرسی پر کیسے رہا۔ اور اب تک ایسے لوگ فوجی وسول محکموں میں کیسے گھسے ہوئے ہیں۔

(۳) مجاہد ختم نبوت جناب آغا شورش کاشمیریؒ کے بقول ایوب خان کشمیر کی جنگ ۱۹۶۵ء کرنے کے لیے تیار نہ تھے۔ کیونکہ وہ وقت جنگ کے لیے کسی طور بھی مناسب نہ تھا۔ جنرل اختر قادیانی نے نواب کالاباغ مرحوم سے کہلوایا کہ ایوب خان قشمیر دیں کر کشمیر حاصل

کرنے کا یہ بہترین موقعہ ہے۔ نواب صاحب سے ملاقات کرنا چاہی مگر نواب صاحب نے ملاقات کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ اور کہا کہ میں ایوب خان کو یہ مشورہ ہرگز نہیں دوں گا۔ اختر ملک قادیانی اس لئے کوشاں تھا کہ بشیر الدین محمود نے ایک پیشین گوئی کی تھی کہ کشمیر احمدی فتح کرے گا۔ آخر ایوب خان بات مان گئے اور جب جنگ شروع ہوئی تو سب نے دیکھ لیا کہ جنرل اختر ملک نے کشمیر کیا اکھنور تک بڑھی ہوئی فوجوں کو ایک سازش کے تحت اکھنور بھی دے دیا۔ یہ تو اللہ کا کرم تھا کہ ملک بچ گیا ورنہ ۶۵ء کی جنگ قادیانیوں کی ایک سازش تھی۔ جس میں وہ ناکام رہے اور بشیر الدین محمود کی جھوٹی پیشین گوئی بھی روز روشن کی طرح جھوٹی ثابت ہوئی۔

(۴) تحریک ختم نبوت ۷۴ء ۱۹ میں چلی اور قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پا گئے اس کی ابتدا بھی قادیانیوں کے ظلم اور بربریت اور قادیانیوں کی من مانی کی وجہ سے ہوئی۔ انہوں نے نشتر کالج ملتان کے مسلم طلباء پر حملہ کیا اور انہیں زخمی کر دیا۔ یہ سب سازشیں ربوہ جواب الحمد اللہ امیر المومنین قاتل المرتدین سیدنا خلیفہ راشد ابوبکر صدیق اکبرؓ کے اسم گرامی پر صدیق آباد کہلاتا ہے) میں تیار ہوئیں۔

(۵) دسمبر ۷۱ء ۱۹ میں سقوط ڈھاکہ بھی قادیانی ٹولے اور قادیانی اعلیٰ فوجی افسران کی سازشوں کا نتیجہ ہے جیسا کہ اپریل ۱۹۸۳ء کو جنگ لاہور کو انٹرویو دیتے ہوئے مشرقی پاکستان کے آخری کمانڈر انچیف لیفٹیننٹ جنرل امیر عبداللہ خان نیازی نے واشگاف الفاظ میں کہا کہ مشرقی پاکستان صرف اور صرف ایم ایم احمد پلان کے تحت ہم سے جدا ہوا ہے۔ اور یہ بعینہ قادیانی سازش تھی

(۶) مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کو قادیانی ٹولے ہی نے اغوا کیا ہے اور یہ مرزا طاہر کے کہنے پر ہوا ہے۔ جس میں کئی حکمران کارندے بھی شامل ہیں اور انہیں علم ہے۔

(۷) مولانا اللہ یار راشد خطیب مسجد احرار صدیق آباد (ربوہ) کو بھی قادیانیوں نے اغوا کرنا چاہا۔ اور کئی ایک علماء کرام کے اغوا کی قادیانیوں نے کوششیں کیں۔ علامہ زاہد الراشدی کو بھی قادیانی ٹولہ کی طرف سے دھمکی آمیز خطوط موصول ہوتے ہیں۔ ساہیوال سکھر اور دوسرے شہروں میں بہت سے مسلمانوں کو قادیانیوں نے شہید کیا مگر افسوس ہماری حکومت ابھی تک قاتلین کی بابت کوئی حتمی فیصلہ کرنے سے قاصر ہے۔ معلوم نہیں کیا وجہ ہے۔

(۸) یہ ہتھوڑا گروپ کی بربریت بھی قادیانی ٹولہ کا کام معلوم ہوتا ہے۔ جس کے بارے میں ہفت روزہ ختم نبوت نے آگاہ کیا ہے اور حکمرانوں کی دہلیز کھٹکھٹائی ہے۔ کہ چیلا بگین کا ایک قادیانی غلام قادر مرتد مسلمانوں سے ادھار مال لے کر بے دین ہو جاتا ہے اور غنڈہ پن دکھاتا ہے اور لڑتا ہے اور کہتا ہے کہ سر پھاڑ دوں گا اور ہتھوڑا بھی سر پر مارتا ہے۔ اس لئے یہ قادیانی ہی ہو سکتے ہیں۔ جو معصوم بچوں کو بھی معاف نہیں کرتے۔ ایسا بڑا ظلم اور کوئی نہیں کر سکتا اس لئے حکومت کو ایسے لوگ گرفتار کر کے فوراً تفتیش کرنی چاہیئے۔

(۹) سنی شیعہ فسادات اور دیوبندی بریلوی فسادات بھی قادیانی ٹولہ کی سازش ہے جو مسلمانوں کے ان فرقوں میں خود غلط فہمی پھیلاتے ہیں۔ جس سے فسادات پیدا ہوتے ہیں۔

(۱۰) قادیانی (بقول ہفت روزہ ختم نبوت کے) ہر مسلمان ملک میں نام تبدیل کر کے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے پہنچے ہوئے ہیں یہاں ابوظہبی میں بھی اپنے آپ کو مسلمان بنوا کر اور نام تبدیل کروا کے آئے ہوئے ہیں۔ اور پچھلے دنوں میری تقریریں سن کر ایک مرزائی کہنے لگا کہ مولویو۔ تم جتنی مرضی تقریریں کرو۔ ہمیں کوئی پوچھ تک نہیں سکتا۔ یہ ہماری حکومت کی کمزوری ہے کہ اس نے شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے آئین میں قادیانی رکھے ہوئے ہیں جو ان کو مسلمان ظاہر کر کے سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات اور دیگر مسلمان ممالک میں بھیج رہے ہیں۔ ایسے افسران کو سبکدوش کیا جائے۔

(۱۱) فلپائن اور دوسرے ممالک میں تعینات قادیانی سفیروں اور دیگر افسروں کو فوراً برخاست کیا جائے۔ یہ وہاں بھی مسلمانوں پر موجودہ تشدد میں ملوث ہیں۔ حکومت کو فوراً ایکشن لینا چاہیئے۔

(۱۲) آخر میں ابن امیر شریعت سید ابو معاویہ ابو ذر بخاری مدظلہ کا قول دہراتا ہوں کہ۔ جب روز محشر اللہ نے پوچھا کہ میرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے لیئے تم نے کیا کیا؟ ہم عرض کریں گے کہ اے اللہ تعالیٰ محدود وسائل کے باوجود یہ قربانی دی ہے اور آج تیرے دربار میں کھڑے ہیں کہ ہم نے مسئلہ ختم نبوت کے لیئے کوئی بھی الحمد للہ کمزوری نہیں دکھائی ان حکمرانوں سے پوچھے کہ ان کے پاس وسائل لا محدود تھے انہوں نے مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیئے کیا کیا؟ اس لیئے حکمرانوں کو مرتدین پر مزید سختی کرنی ہوگی۔ مسلمانوں نے ان سے بہت ظلم کھائے۔ اگر زم لہجہ اختیار ہوا تو یہ پھر ہمیں ڈسیں گے۔ جیسے سانپ انسان کا وفادار نہیں ہوتا اسی طرح قادیانی مسلمان اور پاکستان کا وفادار ہرگز نہیں۔ اللہ ہمارے حکمرانوں کو مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیئے ہر اہم اقدام اٹھانے کی توفیق حسب سابق بخشے اور ہماری مجلس ختم نبوت کے مرکزی علماء کرام حضرت خواجہ خان محمد صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ کندیاں حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب۔ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی۔ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب۔ حضرت علامہ منظور احمد الحسینی صاحب۔ جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب۔ اور دیگر تمام علماء کرام اور کارکنوں۔ جانثاروں کو اپنے اس نیک مشن میں سرخرو رکھے (آمین) اور ہفت روزہ ختم نبوت کو جو کہ ملت اسلامیہ کا ترجمان ہے دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی بخشے (آمین)

(ثم آمین)

ڈائریکٹر تعلیم بہاولپور کو حاجی سیف الرحمٰن کی درخواست

بہاولپور (نمائندہ ختم نبوت) حاجی سیف الرحمٰن امیر مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور نے محکمہ تعلیم کے ڈائریکٹر کو ایک درخواست دی ہے جس کا متن یہ ہے کہ مسز بشریٰ کلثوم ہیڈ مسٹرس گورنمنٹ گرلز ہائی سکول احمد پور شرقیہ قادیانی گروہ کی خواتین کی تنظیم لجنہ اماء اللہ کی صدر اور ناصرات الاحمدیہ کی جنرل سیکرٹری ہے اس کے فرائض میں قادیانیت کی تبلیغ اور بالخصوص معصوم طالبات کو قادیانی جماعتوں کا ممبر بنانا ہے۔ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک موقع پر جب پوری قوم رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشیاں منا رہی تھی۔ لیکن ہیڈ مسٹرس مذکورہ بالا نے اپنے ادارہ میں ہلال احمر کے ہفتہ کو بنیاد بنا کر ناچ گانے کا پروگرام ترتیب دیا۔ بلکہ اسکول میں وی سی آر منگوا کر مس سنگاپور بانگ کانگ کے شعلے۔ نام [illegible] و دیگر فحش اور مخرب اخلاق فلمیں دکھانے کا پروگرام بنایا۔ اور اس مقصد کے لیے طالبات سے دو روپے فی طالبہ چندہ وصول کیا۔ یہ پروگرام شروع تھا کہ اے سی احمد پور شرقیہ دورہ پر احمد پور شرقیہ تشریف لے گئے۔ انہیں معلوم ہوا تو انہوں نے یہ پروگرام بند کروا دیا۔ اس خبر کو سنتے ہی پورے شہر میں تشویش کی زبردست لہر دوڑ گئی جامع مساجد میں احتجاجی قرار دادیں منظور کی گئیں۔ اور آج تک احتجاج جاری ہے۔ جناب والا ان حالات میں مدینۃ الاولیاء احمد پور شرقیہ میں قادیانی ہیڈ مسٹرس کا رہنا انتہائی پریشان کن ہے۔ لہٰذا آنجناب سے استدعا ہے کہ مذکورہ بالا ہیڈ مسٹرس کو فوری طور پر معطل کر کے کسی نیک سیرت اور دیندار خاتون کو یہ ادارہ سپرد کیا جائے تاکہ طالبات میں گمراہی نہ پھیلے۔ اور اس کی انکوائری کی جائے۔

جامع مسجد عمر کوٹ میں ایک نوجوان قادیانی کا قبول اسلام

عمر کوٹ (نمائندہ ختم نبوت) جامع مسجد عمر کوٹ میں حضرت مولانا عبدالرحمٰن جمالی کے ہاتھ پر ایک قادیانی عنایت اللہ ولد فضل محمد نے مرزائیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا ہے۔ نو مسلم نے اقرار کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھتا ہوں۔ نو مسلم نے کہا کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو جھوٹا دجال و کذاب سمجھتا ہوں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر مرتد سمجھتا ہوں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں سمیت تمام کارکنوں نے نو مسلم عنایت اللہ کو مبارکباد دی۔ مبارکباد دینے والوں میں حضرت مولانا محمد ابراہیم، شہزاد علی سکے، حیدر شاہ، سردار علی، نیاز علی، محمد سلیم خان، شہزاد شاہ، محمد یونس محمد فاروق اور محمد یعقوب کے نام شامل ہیں اور عمر کوٹ کے مسلمانوں نے بھی خوشی کا اظہار کیا ہے۔

بقیہ :۔ نغمۂ اسلام

گا۔ جب تم میں عیسیٰ ابن مریم اتریں گے) گویا نازل ہونے سے آسمان پر اٹھایا جانا خود بخود ثابت ہو جاتا ہے۔

باریک نکتہ بل رفعہ اللہ پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے علمی نکتے بیان کیے۔ کہا کہ اس میں بل نفی کرتا ہے اس فعل کی جو اس کے ماقبل ہے۔ مثلاً کوئی کہے کہ زید نے بکر کو مارا نہیں بلکہ روٹی کھلائی۔ روٹی کھلائی اور مارنا دو امر ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ بل مارنے کی نفی کرتا ہے۔ اور روٹی کھلانے کی تصدیق کرتا ہے جیسا قالوا اتخذ الرحمٰن ولدا بل عباد مکرمون یا ۔ بل جاء بالحق ۔ یعنی کی نسبت لوگ کہتے ہیں کہ اس کو سودا ہو گیا۔ خدا فرماتا ہے ہرگز نہیں بلکہ وہ حق لے کر آیا ہے۔ جو حق لے کر آئے مجنوں نہیں ہو سکتا۔ بل نے جنون کی نفی کر کے بالحق کو ثابت کیا ہے۔ اب اچھی طرح سمجھ لو کہ بل رفعہ اللہ بھی بعد میں ہے اور ماقتلوہ وما صلبوہ پہلے ہے۔ مرزا جی نے ازالہ میں رفع کے معنی عزت کی موت کے کیے ہیں اور دوسری جگہ روح کا اٹھانا کہا ہے یہ دونوں معنیٰ ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ ہاں یہ اعتراض بھی ہوا کرتا ہے کہ دوسرے نبیوں کو خدا نے زمین پر بچایا تو ان کو آسمان پر کیوں اٹھایا۔

جواب :۔ خدا کے فیوض ہر انسان پر بمطابق اسکے مادہ فطری کے ہوتے ہیں مثلاً حضرت موسیٰؑ پر آگ کی صورت میں خدا کی تجلی ظاہر ہوئی اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش چونکہ نادر ہے یعنی حضرت عیسیٰؑ نفخ جبرائیلؑ سے پیدا ہوئے اس لیے جہاں ان کا وطن ہوگا۔ وہاں ہی ہجرت کریں گے۔ اگر کہا جاوے گا کہ آدمؑ کی طرح پیدائش کی کوئی نادر مثال دکھاؤ تو کیا بتاؤ گے۔ یا فقط مرد سے کوئی پیدا ہوا ہو تو حضرت حوا کے سوا کس کو دکھاؤ گے تو جواب یہ ہے کہ اس کا حدوث خود شہادت ہے۔ خدا قادر ہے ہر طرح کرنے پر فرمایا اگر میں چاہوں تو تمہاری جگہ فرشتے پیدا کر دوں۔ جیسا کہ مریم کے بطن سے ایک بن باپ پیدا کیا۔ اس کے بعد اس اعتراض کا کہ "عیسیٰ آسمان پر کھاتا پیتا کہاں سے ہے"، جواب دیتے ہوئے کہا کہ معلوم سے مجہول کی طرف جاتا ہے۔ جس نے آسمان پر اٹھایا۔ ان باتوں کا انتظام اس پر شاق نہیں۔ مولانا نے ہر بات کو عالمانہ طریق پر مفصل بیان کیا۔ آپ کی تقریر ختم ہونے پر مولانا ثناء اللہ صاحب نے اٹھ کر اس شعر میں تبصرہ کیا ہے

اثر لبھانے کا پیارے تیری زبان میں ہے
کسی کے ہاتھ میں جادو تیری زبان میں ہے

مرزائیت سے توبہ اس وقت جناب بابو فقیر محمد خاں صاحب سب پوسٹ ماسٹر ساکن قصبہ شہباز ضلع کرنال نے مرزائیت سے توبہ کی اور کہا کہ میں نے مرزا کی کتابوں کا بکثرت مطالعہ کیا۔ مگر جس قدر دیکھا عقائد فاسدہ سے انہیں ملوث پایا۔ ان کے ساتھ اور بھی بعض تائب ہوئے۔

بقیہ :۔ الاستفسار

باحسن میں کسی بین الاقوامی ایسی عدالت میں مقدمہ پیش کریں جہاں عدالت ایک مسلم اور ایک غیر مسلم جج پر مشتمل ہو یا دو غیر مسلم اور ایک مسلم جج پر مشتمل ہو، تاکہ ان کے غیر مسلم ہونے کا مسئلہ بین الاقوامی طور پر حل ہو سکے۔

فقط سائل !

الجواب ۔ اسلام کے جو بنیادی اصول اور عالم اسلام کے جو فیصلے ہیں مسلمان اس کا پابند ہے۔ لہٰذا ایسا معاملہ جس پر تمام دنیائے اسلام اتفاق کر چکی دلائل سے مرزائیت کا کفر سورج سے زیادہ روشن ہو چکا ایسی صورت میں کسی بین الاقوامی عدالت میں کسی معاملہ کو لیجانا قطعاً ناجائز ہے۔ اور یہ بات بالکل ویسی ہوگی جو قرآن کریم نے ارشاد فرمائی ۔ ویریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا بہ، دنساء تو ان الفاظ میں منافقین اسی حرکت پر انکار ورد کیا گیا جبکہ وہ اپنی خصومت ایک یہودی شخص کے پاس لیجانا چاہتے تھے، اس آیت مبارکہ کی رو سے مسلمان کے لئے قطعاً اس امر کی گنجائش نہیں ۔ واللہ اعلم بالصواب

محمد عبید اللہ مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور، عبدالرحمٰن نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور، محمد مالک کاندھلوی، نذیر احمد خادم جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد وکیل احمد شیروانی دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور، محمد وجیہ غفرلہ دارالعلوم الاسلامیہ ٹنڈو اللہ یار ضلع حیدرآباد، العبد محمد تعالونی خادم دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور ۔

بقیہ :۔ حیات عیسیٰ

پنجم : امور مذکورہ میں ان کی خصوصیت کی وجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ مجھے سب سے زیادہ تعلق عیسیٰ بن مریم علیہا السلام سے ہے کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا۔ پس دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کی بہ نسبت ان (حضرت عیسیٰ) کو قرب زمانی حاصل ہے اس لئے وہ نزول کے زیادہ مستحق تھے ۔ (عمدۃ القاری ۲۹/۱۹۷)

تقریباً یہی حکمتیں علامہ شاہ نور الحق بن علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی اور دیگر اکابر علماء نے اپنی کتب میں بھی تحریر فرمائی ہیں ۔

بقیہ :۔ خصائل نبوی

یعنی سب سے پہلی فوج ہے۔ جس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد حضرت عبیدۃ بن حارث رضی اللہ عنہ کی ماتحتی میں رابغ بھیجا ہے۔ اس میں کفار سے مقابلہ ہوا دونوں جانب سے تیر چلائے گئے مسلمانوں میں سب سے پہلا تیر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے چلایا تھا۔ تیسرا قصہ اس جنگ کا ہے جس کا ذکر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے درختوں کے پتے کھانے سے فرمایا۔ یہ قصہ سریہ خبط کہلاتا ہے جو باختلاف اقوال ۸ھ یا رجب ۸ھ میں ہوا تھا۔ اس کا مختصر قصہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مہاجرین اور انصار کو حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماتحتی میں مدینہ منورہ سے پانچ روز کی منزل پر سمندر کے کنارے قبیلۂ جہینہ کے مقابلہ کے لیے بھیجا تھا۔ اس لشکر میں اول تین اونٹ یومیہ ذبح ہوتے تھے ۔ اور جب اونٹوں کی قلت کے خوف سے امیر نے ذبح کی ممانعت فرمادی ۔ تو کچھ مقدار کھجوریں تقسیم ہوتی تھیں۔ اور وہ بھی کم ہوتے ہوتے یہاں تک نوبت پہنچ گئی کہ ایک کھجور یومیہ فی آدمی ملتی تھی۔ کہ اس کو چوستے رہتے اور پانی پیتے رہتے۔ لیکن جب وہ بھی ختم ہو چکیں تو درختوں کے پتے جھاڑ کر کھانے کی نوبت آئی۔ خبط کے معنی پتے جھاڑنے کے ہیں اسی لیے اس کا نام سریۃ الخبط مشہور ہو گیا۔ اس کا طویل قصہ ابتداءً سخت پریشانی اور عسرت کا اور انتہاءً لطف کا ہے جس کو تاریخ اسلام کی طویل کتابوں میں دیکھا جائے ۔

بقیہ :- عدالتی فیصلے

سو بادن صفحات پر مشتمل ہے اور مقدمہ بہاولپور کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ چنانچہ مولانا بدر عالم صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ انور شاہ صاحبؒ کی قبر پر جاکر وہ فیصلہ سنایا۔ اسی طرح کے فیصلے راولپنڈی اور جیمس آباد میں ہو چکے ہیں۔ ۱۹۴۷ء کو جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو مخصوص مقاصد کے تحت قادیانی بھی قادیان چھوڑ کر پاکستان آگئے اور یہاں اکثر بڑی بڑی کلیدی آسامیوں پر براجمان ہو گئے۔ بدقسمتی سے پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ سر ظفر اللہ آنجہانی کو بنایا گیا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت چلی تو ہزاروں شمع رسالت کے پروانوں نے جام شہادت نوش کیا اور ہزاروں جیل گئے۔ یہ تحریک اتنی ہمہ گیر تھی کہ حکومت پنجاب نے مجبور ہو کر ۶ مارچ ۱۹۵۳ء کو مارشل لاء لگا دیا۔ تحریک کے خلاف حکومت نے کیا کیا۔ بہتان طرازیاں اور حاشیہ آرائیاں کیں وہ اس وقت کے ریکارڈ پر موجود ہیں۔ تحریک چلانے والوں کو طرح طرح کے القابات سے نوازا گیا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک کے بعد حضرت امیر شریعت سے ایک بڑے سرکاری افسر نے طنزاً کہا: "شاہ جی وہ آپ کی تحریک کا کیا ہوا" امیر شریعت نے فرمایا کہ "میں نے اس تحریک کے ذریعہ مسلمانوں کے دلوں میں ایک ٹائم بم چھپا دیا ہے جب وہ اپنے وقت پر پھٹے گا تو قادیانیوں کو اقتدار کی کوئی طاقت نہیں بچا سکے گی۔"

چنانچہ یہ بم خود قادیانیوں کے ہاتھوں سے ۲۹ مئی کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر پھٹا اور نتیجۃً ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ۱۹۷۴ء کی تحریک کی کامیابی ۵۳ء کی تحریک کا نتیجہ تھی اور ۱۹۸۴ء کی تحریک کی کامیابی ۱۹۷۴ء کی تحریک کا نتیجہ تھی۔ شاہ جی نے اپنی فراست ایمانی سے جو بات فرمائی۔ اس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے "قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید"۔

قادیانیوں نے ہر دور حکومت میں دھونس، دھاندلی سے کام لیا کیونکہ اقتدار کے مہرے ان کے ہاتھ میں تھے اور کلیدی آسامیوں پر قادیانی فائز تھے۔ چنانچہ جب محترم دوست شہید ختم نبوت مولانا شمس الدین بلوچستانی نے جب اپنے دور حکومت ۱۹۷۳ء میں قادیانیوں کے خلاف صوبہ بلوچستان میں تحریک چلائی اس سے قادیانیوں کو دھچکا لگا۔ پھر جب ۱۰ اپریل ۱۹۷۳ء کو قومی اسمبلی نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین منظور کیا۔ جس کے مطابق صدر مملکت اور وزیراعظم پاکستان دونوں کا مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا کوئی غیر مسلم دونوں عہدوں پر فائز نہیں ہو سکتا۔ تو مرزائی اس فیصلہ سے بلبلا اٹھے کیونکہ وہ تو مستقبل میں حکومت کے خواب دیکھ رہے تھے اور ان کا خلیفہ پیشگوئیاں کر رہا تھا کہ عنقریب حکومت ہمارے ہاتھ میں ہوگی لیکن اس فیصلے سے ان کو شدید زک پہنچی۔ پھر دوسرا دھچکا اس وقت لگا جب آزاد کشمیر اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کی جس کی رو سے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اور مرزا ناصر نے مخبوط الحواس ہو کر حکومت پاکستان اور حکومت آزاد کشمیر دونوں کو دھمکیاں دینی شروع کر دیں۔ پھر ۲۹ مئی کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر مسلمان طالب علموں سے انسانیت سوز سلوک کیا گیا۔ لیکن خداوند قدوس کے فضل و کرم سے ۱۹۷۴ء میں ہی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے بقیہ ایک دو مطالبے مان لیے گئے۔ مثلاً قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا اور ربوہ کھلا شہر قرار پایا۔ لیکن چند مطالبات جوں کے توں باقی رہے۔ چنانچہ ختم نبوت کے ہیرو مولانا اسلم قریشی صاحب کو ۱۷ فروری ۱۹۸۳ء کو قادیانی غنڈوں نے اغوا کیا۔ جس کے نتیجے میں پورے ملک میں تحریک چلی اور ۲۷ اپریل کو آخری اجلاس جامعہ تعلیم القرآن راجہ بازار میں تھا۔ جس کے لیے ختم نبوت کے پروانے مختلف مصائب و تکالیف کو برداشت کر کے راولپنڈی پہنچے۔ لیکن اسی رات کو صدر مملکت نے مجلس عمل کے چند مطالبات تسلیم کر لیے جن کے نتیجے میں قادیانی سربراہ کو پاکستان سے فرار ہونا پڑا۔ گو قادیانیوں نے ملک کے اندر اور خصوصاً ربوہ میں فتنہ و فساد برپا کرنے کی کوشش کی لیکن مسلم اکثریت نے صبر و تحمل سے کام لیا۔ ۲۷ اپریل کو منظور کردہ مطالبات میں ایک مطالبہ یہ بھی تھا کہ قادیانی اسلامی شعائر کو استعمال نہیں کر سکتے اور اذان نہیں دے سکتے۔ یہ بات مرزائیوں کے لیے خاصی ہتک تھی۔ لیکن داتہ کے قادیانی حضرات نے آرڈیننس کا تیا پانچہ کرنے کا تہیہ دوسرے قادیانیوں کی طرح کیا ہوا تھا۔ داتہ کو ربوۂ ثانی کہا جاتا ہے۔ یہاں یوسف نامی ایک شخص ان کا سربراہ ہے اس نے گزشتہ رمضان میں اعتکاف بھی کیا اور نماز باجماعت بھی پڑھاتا رہا۔ داتہ کے احباب نے یہاں ان کے خلاف مقدمہ دائر کیا۔ جس کی پیروی داتہ سے میاں شاہ، قاری غازی شاہ، مولانا خلیل الرحمن صاحب، منظور شاہ صاحب اور صوفی عبدالرشید صاحب وغیرہ نے کی اور مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کے رہنماؤں نے بھی بھرپور ساتھ دیا۔ چنانچہ دو قادیانیوں محمد یوسف اور خورشید احمد کو پولیس نے گرفتار کیا اور ایک ماہ کے لگ بھگ جیل میں رہے پھر ضمانت پر رہا ہوئے چھ سات ماہ مقدمہ کی سماعت ہوتی رہی اور بالآخر ۲۷ جنوری ۱۹۸۵ء کو ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مانسہرہ نے اس مقدمہ کا فیصلہ کر دیا۔ جس میں محمد یوسف قادیانی کو ایک سال قید اور پانچ صد روپیہ جرمانہ کی سزا سنائی اور خورشید احمد قادیانی کو عدم ثبوت کی بنا پر بری کر دیا۔ محمد یوسف قادیانی داتہ کے مرزائیوں کا سربراہ ہے۔ فیصلہ سن کر مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اس مقدمہ کو تاریخی مقدمہ کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ۱۹۸۴ء کے آرڈیننس کے بعد یہ دوسرا مقدمہ ہے جو مانسہرہ میں رجسٹرڈ ہوا۔ پہلا مقدمہ بھی یہاں ہی دائر ہوا۔ جس کا فیصلہ مندرجہ بالا عدالت نے کیا۔ جس میں رانا کرامت قادیانی کو چھ ماہ قید اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی تھی۔

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S. No. 322(

لٹریچر کی اشاعت میں حصّہ لیجئے

اندرون و بیرون ملک سے مسئلہ ختم نبوت اور ردقادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی شدید مانگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے —— مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر میں بیرون ملک سے لاتعداد خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں انگریزی اور عربی میں لٹریچر کا تقاضا ہوتا ہے۔

الحمدُ للہ — ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ اس وقت اللہ کا شکر ہے ہم نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں ہم نے اپنا لٹریچر نہ پھیلایا ہو، ہمارے لٹریچر کی ترسیل ہوائی ڈاک سے ہو رہی ہے جس پر بڑی رقم خرچ ہوتی ہے اس کے علاوہ بیرون ملک جانے والے مسافروں کے ذریعہ بھی بہت سارا لٹریچر بھیجا جا رہا ہے۔

اس وقت انگریزی اور عربی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ عربی اور انگریزی میں شعبہ تصنیف و تالیف کا بھی منصوبہ ہے جس کے لیے بھی فنڈ کی اشد ضرورت ہے۔

لہذا ہم پوری امت کے اہل خیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے "اشاعت فنڈ" میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ دنیا کے چپے چپے میں ہم لٹریچر پہنچا سکیں۔

رقوم بھیجنے کے لئے

عالمی مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ۔ ملتان فون —— 76338

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش۔ کراچی ۳ ، پاکستان - فون — ۷۱۱۶۷۱

کراچی میں "رقوم" براہ راست بنک میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔

(۱) الائیڈ بنک آف پاکستان، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲

(۲) الائیڈ بنک آف پاکستان، کھوڑی گارڈن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹